رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۰

ہندوستان بھر کے سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کے اہم فرائض کو بجالانے والا اکیلا اخبار

یھدی اللّٰہ لنورہٖ من یشاء

نور

دارالامان قادیان

ایڈیٹر شیخ محمد یوسف

جلد (۱۹)

نمبر (۱۸/۱۹)

مؤرخہ ۲۴ تا ۳۱ اگست ۱۹۲۸ء

ضوابط

سالانہ عوام سے تین روپے (سے)

... ایک روپیہ بارہ آنہ (عہ)

... پرستوں سے دس روپے (عـہ)

... پانچ روپے (صہ)

... سے ۸ شلنگ

مقاصد

۱- اسلام کی خوبیوں اور برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر اس کی حقیقت ...

۲- سکھوں اور آریوں میں اشاعت ... اہم فرائض کو ادا کرنا۔

۳- دیگر مذاہب کے حملوں کا ...

۴- راعی اور رعایا کے تعلقات ...

KHILAFAT LIBRARY

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

تبلیغ اسلام کا ایک نیا باب

الحمدللّٰہ آج دشمن تک کو بھی اعتراف ہے۔ کہ نور ہندوستان بھر کے سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کا ایک ہی ذریعہ ہے۔ اور یہ ذریعہ اس وقت تک اور بھی زیادہ موثر ہو سکتا ہے۔ جب اس کی آواز براہ راست سکھوں اور آریوں کے کانوں تک پہنچ سکے۔

نور کے جدید اجرا میں سب سے پہلی مؤثر اور محرک آواز جناب نواب غلام سرور خانصاحب نائب تحصیلدار کی تھی۔ جنہوں نے مردانہ ہمت سے کام لے کر کئی ایک پرچے جاری کروائے۔

اس کے بعد انجمن احمدیہ سیالکوٹ نے دس خریداروں کی قیمت ادا فرمائی۔ اب یہ دس پرچے مستحق شوقین سکھوں کے نام جاری کر دیئے گئے ہیں۔ جس کی علیحدہ سکرٹری صاحب انجمن احمدیہ سیالکوٹ کو بھی اطلاع دی گئی ہے۔ چونکہ تبلیغی مصلحت کے یہ خلاف ہے۔ کہ ان خواہشمند سکھوں کے نام یہاں درج کئے جائیں۔ اور آئندہ کے لئے بھی دوستوں کو یہ بات نوٹ کر لینی چاہیئے۔ کہ جو صاحب کسی سکھ یا آریہ وغیرہ کے نام دفتر کی معرفت اخبار نور جاری کرائیں گے۔ ان کے نام اخبار میں درج نہیں کئے جائیں گے۔ کیونکہ اس سے اکثر تبلیغی اغراض کو بہت نقصان پہنچتا ہے۔ ہاں جاری کنندگان صاحبان کو براہ راست ایسے لوگوں کے نام سے اطلاع دیدی جایا کریگی۔ نور کے اس نئے اجرا میں سب سے زیادہ حصہ مکرم بابو غلام محی الدین صاحب سب پوسٹ ماسٹر کا ہے۔ آپ نے چالیس روپے نقد اپنی گرہ سے بھیجے ہیں۔ اور آٹھ آدمیوں کے نام لکھے ہیں۔ کہ ان کے نام ایک ایک سال کے لئے اخبار نور جاری کر دیا جائے۔ باقی ان کے مرسلہ روپیہ میں ۵ خریداروں کے نام اور اخبار جاری کرنے کی گنجائش تھی۔ سو وہ پانچ سکھوں کے نام پرچے جاری کر دیئے گئے۔

بابو صاحب موصوف کوئی مالدار نہیں ہیں۔ اس وقت آپ کو صرف معمولی تنخواہ ملتی ہے۔ اور یہ محسوس کر کے کہ تمام ہندوستان میں نور ہی ایک ایسا اخبار ہے۔ جو سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کی اہم غرض کو کماحقہ پورا کر رہا ہے۔ اسلئے آپ کو اخبار نور سے خاص انس ہے۔ اور آپ اپنی طرف سے نور کی توسیع اشاعت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتے۔ اگر اور دوستوں کے قلوب میں بھی یہی مبارک خواہش پیدا ہو جائے۔ تو نور کی مالی مشکلات اور قلیل اشاعت کا سوال ایک ہفتہ کے اندر اندر ہی طے ہو سکتا ہے۔ اللّٰہ کریم بابو صاحب کو اجر عظیم دے اور حسنات دارین سے بہرہ ور فرماوے۔ موجودہ زمانہ میں ہندوستان میں تبلیغی سوال جو دن بدن اہمیت حاصل کر رہا ہے۔ وہ کوئی ... نہیں غیر مذاہب کی اسلام پر تنظیمی یورش کی ... ہندوستان میں اسلام کی ہستی کے لئے جس قدر مشکلات پیدا کر دیئے ہیں۔ وہ غوربین نگاہوں سے پوشیدہ نہیں۔ اب اس کا ایک ہی علاج ہے۔ کہ ہم اپنی پوری سعی کو احسن طریق سے تبلیغ اسلام پر لگا دیں۔ آج کل نشر و اشاعت کا زمانہ ہے۔ بہترین صورت یہی ہے۔ کہ ہم عمدہ طریق سے تبلیغی لٹریچر غیر مذاہب کے ہاتھوں تک پہنچائیں۔

سو اگر آپ اس اہم فرض سے سبکدوش ہونا چاہتے ہیں۔ تو اس کا بہترین طریق یہی ہے۔ کہ آپ نور کو سکھوں اور آریوں کے نام بکثرت جاری کرا دیں۔

نور جس سلامت روی کے ساتھ ان ہر دو مذاہب میں تبلیغی فرائض کو ادا کر رہا ہے۔ وہ اہل بصیرت سے مخفی نہیں۔

بلاشبہ سکھوں اور آریوں میں نور کا مفت اجرا تبلیغ کا ایک نیا باب کھولدیگا۔ (۱) نور کے مطالعہ سے یہ غیر مذاہب والے ...

(۲) نور کے مطالعہ سے سکھ اس امر سے بخوبی آگاہ ہو سکیں گے کہ اسلام اور سکھ مذہب کا آپس میں کیا تعلق ہے؟

۴۔ وہ نور کے مطالعہ سے اس امر کا بہتر اندازہ لگا سکیں گے۔ کہ ہم مسلمانوں کے قریب ہیں۔ یا ہندوؤں کے۔ اور ہمیں اہل توحید کے ساتھ وابستگی اختیار کرنی چاہیئے۔ یا اس کے برخلاف مسلک رکھنے والوں کے ساتھ تعلق۔ گورو صاحبان مسلمانوں کو چاہتے تھے۔ یا ہندوؤں کو۔

۵۔ مصائب کے وقت سکھ اور سکھ گوروؤں کا کس نے ساتھ دیا۔

۶۔ شری دربار صاحب امرت سر کے بنیادی پتھر حضرت میاں میر رحمت اللہ علیہ کے دست مبارک سے رکھوانے سے شری گورو ارجن دیو جی مہاراج کا کیا مطلب تھا؟

۷۔ سکھوں کے گورو اعظم حضرت باوا نانک رحمتہ اللہ علیہ نے ہردوار جا کر کیا کیا۔ اور مکہ معظمہ جا کر کیا کیا؟

۸۔ [illegible] صاحبان اب جو نیوگ کی بجائے نکاح بیوگان پر [illegible] رہے ہیں۔ یہ کس مذہب کے اصولوں کی فتح ہے۔ خود تحریک اشدھی یہ کس مذہب کے بہترین عقیدہ کی پیروی ہے۔

۹۔ دنیا میں حقیقی مساوات کونسا مذہب دیکھتا ہے غرضیکہ جب نور سکھوں اور آریوں کے ہاتھوں پہنچیگا تو وہ اس قسم کے بیسیوں نہیں سینکڑوں خوبیوں سے آگاہ ہو کر انشاء اللہ اسلام کے بہت قریب ہو سکیں گے ضرورت ایسے ہمدردوں کی ہے۔ جو اسلام کے لئے اپنے دل میں خاص درد رکھتے ہوں۔ اور اپنی گرہ سے قیمت ادا کر کے بکثرت سکھوں اور آریوں کے نام نور جاری کروا سکیں۔

جب عزیز المکرم بابو غلام محی الدین صاحب بعث ماہوار تنخواہ لے کر اپنی گرہ سے تیرہ خواہشمند احباب کے نام نور جاری کرا سکتے ہیں۔ تو اور دوست اس کار خیر میں کیوں حصہ نہیں لے سکتے۔ صرف توجہ کی ضرورت ہے یہ بات نوٹ کر لینی چاہیئے۔ کہ سکھوں اور آریوں کے نام نور کا اجرا در حقیقت اپنی مدد آپ کرنیکے مصداق ہے اگر دوست تبلیغ کے اس ضروری شعبہ پر توجہ کریں تو یقیناً خدا کے فضل سے تھوڑے ہی عرصہ میں وہ اس کے نیک ثمرات سے مستفیض ہو سکتے ہیں۔ خدا سب دوستوں کو اس بہترین تبلیغی فرض کی ادائیگی کی توفیق دے۔ آج تبلیغ اسلام سے بڑھ کر اور کونسا کار خیر ہو سکتا ہے۔

میں ۱۷ ار ستمبر کے پرچہ میں اس کے متعلق مفصل رپورٹ شائع کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ اور مجھے توقع رکھنی چاہیئے۔ کہ اس وقت تک سینکڑوں اسلام کے لئے درد رکھنے والے میدان میں آ چکے ہونگے۔ جنہوں نے اپنی گرہ سے قیمت ادا کر کے آریوں اور سکھوں کو نور سے منور کر دیا ہوگا ✤

KHILAFAT LIBRARY

شذرات

غلط بیانی ۱۴ ار جولائی کا آریہ گزٹ لکھتا ہے۔ کہ بھرت پور کے گورے دیوان صاحب نے مسلمانوں کی انگیخت سے اچھوتوں کا سرکاری کوؤں پر چڑھنا بند کرا دیا ہے "

مسلمانوں کو اچھوتوں کے ساتھ جو ہمدردی ہے انہیں اچھوت خود بہتر سمجھتے ہیں۔ مسلمانوں کی تو یہ دلی خواہش ہے۔ کہ جس قدر جلد ممکن ہو ہندوستان سے یہ اچھوت پن کی لعنت دور ہو جائے۔ مسلمان اچھوت کے حامی نہیں۔ چھوت کے حامی ہندو ہیں۔ اس لئے یہ کسی ہندو ہی کی توجہ کا نتیجہ ہو سکتا ہے۔ جو خواہ مخواہ مسلمانوں کی طرف منسوب کیا جا رہا ہے۔

پردہ اور ہندو ۱۵ ار جولائی کا پرکاش لکھتا ہے۔ کہ "در حقیقت ہندو کبھی بھی پردہ کے حق میں نہیں رہے۔ لیکن اسلامی صحبت کی بدولت اصل میں کچھ پردہ آنے لگا تھا۔ اور اس وقت بھی کہیں کہیں پایا جاتا ہے۔ تو ان خاندانوں میں۔ جن پر اسلامی اثر نمایاں رہا ہے۔ آریہ سماج کے کام کا یہ اثر ہوا ہے۔ کہ پردہ بھی اب دور ہو رہا ہے۔ اور وہ وقت بھی نزدیک ہے۔ جبکہ ایک ہندو بلا مبالغہ اور فخر کے ساتھ کہہ سکے گا۔ کہ اس کی قوم پردہ کے بندھنوں سے آزاد ہے۔

اس الزام کی حقیقت جو الزام پرکاش نے مسلمانوں پر لگایا ہے۔ آؤ دیکھیں وہ کہاں تک مبنی بر صداقت ہے۔ منو باب ۲ منتر ۹ میں یہ لکھا ہے "لڑکپن میں ماں باپ اور جوانی میں شوہر اور بڑھاپے میں بیٹا عورتوں کی حفاظت کرے کیونکہ عورتیں خود مختار ہونے کے لائق نہیں ہیں" اب صاف ظاہر ہے کہ منو سمرتی بہر حال اسلام کے ورود مسعود سے بہت پہلے کی ہے۔ اور عورتوں کی حفاظت کرنے کے لئے اس شلوک میں جو کچھ ہدایت کی گئی ہے۔ وہ یقیناً مسلمانوں کے پردہ سے بھی زیادہ سخت ہے۔ اور پھر سوامی دیانند صاحب ستیارتھ پرکاش سمولاس ۳ فقرہ ۴۴ میں لکھتے ہیں۔ کہ لڑکوں اور لڑکیوں کی پاٹھ شالائیں ایک دوسرے سے دو کوس کے فاصلہ پر ہونی چاہئیں۔ . . . لڑکیوں کے مدرسہ میں سب عورتیں ہوں۔ زنانہ مدرسہ میں پانچ برس کا لڑکا اور مردانہ پاٹھ شالا میں پانچ برس کی لڑکی بھی نہ جانے پائے۔ اس پیراگراف میں آگے جا کر لکھا ہے۔ کہ دیدار اور مس سے الگ رہے۔ اب بتلائیے کہ بغیر پردہ کے دیدار سے الگ رہنے کی اور کیا صورت ہو سکتی ہے۔ آریوں کو حق ہے۔ کہ وہ دوسرے مذاہب کا کھنڈن کریں مگر کھنڈن (تردید) کرتے وقت کم از کم اس بات کا ضرور خیال رکھ لیا کریں۔ کہ وہ جوش تردید میں اسقدر حواس باختہ نہ ہو جایا کریں۔ کہ اور تو اور اپنے ہی اصولوں کی تردید کرنی شروع کر دیں۔

سلطنت اور آریہ ایک معترض کے سوال کا جواب دیتا ہوا پرکاش یہ لکھتا ہے۔ کہ "[illegible] شاہنشاہیاں جن کرموں (افعال) کا پھل ہیں۔ اس قسم کے کرم کرنے والوں کو ایشور کے نیائے نیم (اصولوں) کے ماتحت ملتی ہیں۔ اگر آریہ کہلانے والوں کے کرم شاہنشاہیاں حاصل کرنے والے ہونگے۔ تو انہیں آدشیہ (ضرور) ملیں گی۔ لیکن اگر آریہ نہ کہلانے والے شہنشاہیاں حاصل کرنے کے قابل کرم کرینگے۔ تو وہ اس کے مستحق ہوں گے ✤

نور۔ اس سے صاف ثابت ہوا۔ کہ سینکڑوں نہیں

KHILAFAT LIBRARY

بلکہ ہزاروں سالوں سے کوئی بھی ایسا آریہ پیدا نہیں ہو سکا۔ جو آزاد شہنشاہی حاصل کرنے کا مستحق ہو۔ اور دوم۔ اس مذکورۃ الصدر نوٹ سے یہ بھی ثابت ہوا۔ کہ نیک کام کرنے کے لئے ویدوں پر ایمان لانا کوئی ضروری نہیں۔

ایک سوال اور اس کا جواب

کسی معترض نے ایڈیٹر پرکاش پر یہ اعتراض کیا۔ کہ روح جو انند کی حالت میں تھی۔ اس کو دنیا میں بھیج کر گناہوں اور دکھوں میں ڈال دینا کیا یہ پرماتما کا ظلم صریح نہیں؟

اس کا جواب ایڈیٹر صاحب پرکاش نے صرف یہی دیا ہے۔ کہ روح کس حالت میں انند میں تھی؟ صاف ظاہر ہے۔ کہ یہ کوئی جواب نہیں۔ بلکہ دفع الوقتی ہے۔ روح کو جب موکش (نجات) ہوئی۔ اس وقت یہ انند کی حالت میں تھی۔ پھر جو روح کو اس موکش (نجات) کی حالت سے پھر دنیا میں لوٹایا گیا۔ جس کے نتیجہ میں اسے کئی ایک دکھوں میں بھی مبتلا ہونا پڑا۔ اس کی کیا وجہ؟ کیا کوئی آریہ اس کا تسلی بخش جواب دیگا؟

کرپان کا ناجائز استعمال

آئے دن جو نا عاقبت اندیش سکھوں کی طرف سے کرپان کا ناجائز استعمال ہو رہا ہے۔ اب اس وحشت آمیز فعل کا ارتکاب اس حد تک ترقی کر چکا ہے۔ کہ جس سے کوئی بھی خواہ مخلوق آنکھیں بند نہیں کر سکتا۔ کابلی مل کی حویلی۔ نارووال ریلوے۔ چوہڑ کانہ اور اب کھڑک پور وغیرہ کے وحشیانہ کرپانی حادثات ایسے نہیں۔ کہ جو امن پسند اور امن خواہ مخلوق کے کان نہ کھڑے کر سکیں۔ اور اب ایسے نا عاقبت اندیش لوگوں کی چیرہ دستیاں اس حد تک ترقی کر چکی ہیں۔ کہ اور تو اور اب سناتنی بھی انہیں ٹھنڈے دل سے برداشت نہیں کر سکتے۔ چنانچہ بقول پنجاب ۱۵ر جولائی سناتنیوں کا روزانہ آرگن بھیشم اس خطرناک امر کے متعلق یہ لکھنے پر مجبور ہوا ہے کہ ہماری سمجھ میں نہیں آیا۔ کہ اکالی بہادر مہابیر دلوں کو ڈاکہ زنی سے روکنے کے لئے کیا طریقہ اختیار کریں گے۔ کیا اس کا مطلب ہے۔ کہ وہ مہابیر دلوں کا استقبال رستے میں کرپانوں کے ساتھ کریں گے؟ حقیقت یہ ہے۔ کہ اکالیوں کی کرپانیں پولیس اور فوج کی بندوقوں اور سنگینوں کے سامنے تو میان میں سمائی رہ سکتی ہیں۔ مگر نہتے امن پسندوں کو دیکھ کر وہ فوراً باہر نکل پڑنے کے لئے تڑپنے لگتی ہیں۔

(بھیشم)

کیا سکھ صاحبان اپنی اس موجودہ روش پر نظر ثانی کرینگے؟ ورنہ اندیشہ ہے۔ کہ حالات کہیں زیادہ سنجیدہ صورت نہ اختیار کر لیں؟

حضرت اورنگ زیب ایک انصاف پسند آریہ کی نظر میں

حضرت اورنگ زیب رحمۃ اللہ علیہ کو جس شوخ چشمی کے ساتھ برادران وطن کی طرف سے بدنام کیا جاتا ہے۔ وہ کوئی پوشیدہ امر نہیں۔ وہ کونسا عیب ہے جو اس درویش صفت اور خدا دوست کی ذات باصفات پر نہ لگایا جاتا ہو۔ مگر پانچوں انگلیاں یکساں نہیں۔ آریوں میں بعض ایسے بھی انصاف پسند ہیں۔ جو اس ہمہ صفت موصوف شہنشاہ کی خوبیوں کے دل سے معترف ہیں۔ چنانچہ مشہور آریہ سماجی مشنری مہتہ جیمنی جی۔ بی۔ اے۔ اپنی مشہور کتاب۔ اورنگ زیب کی زندگی کا روشن اور اصلی پہلو" کے صفحہ ۳۷ پر لکھتے ہیں کہ:-

"وہ (اورنگ زیب) بڑا با انصاف حاکم تھا۔ عدالت کرتے وقت کسی کی رورعایت نہ کرتا تھا۔ جیسے کہ اس کے چند احکام سے ظاہر ہوگا۔ وہ امور سلطنت میں بھی مذہبی تعصب سے بری تھا۔ غرضیکہ اس کی زندگی ایک حیرت انگیز نمونہ تھی۔ وہ ہر طرح سے رعایا کی بہبودی اور خوشحالی چاہتا تھا۔ اور رعایا کو امانت الٰہی سمجھا کرتا تھا"

کیا ایسے عالم کا اورنگ زیب کے متعلق گہرے مطالعہ کا نچوڑ معترض آریوں کے دلوں پر کوئی نیک اثر ڈال سکیگا؟

حضور نظام اور ہندو والیان ریاست

مہاراجہ پٹیالہ۔ مہاراجہ کشمیر۔ اور مہاراجہ کپور تھلہ آج کل یورپ کی سیر میں مصروف ہیں ان کی زرپاشیوں اور فضول خرچیوں کی تفصیلات ولایتی اخبارات میں شائع ہو رہی ہیں۔ اخبار "گلاسگو ہیرلڈ" "ایوننگ سٹنڈرڈ لنڈن" اور "ڈیلی کرانیکل لنڈن" کے چند اقتباسات ملاحظہ ہوں:-

"مہاراجہ پٹیالہ دوسرے مالدار مہاراجہ ہیں۔ آپ کے پاس بیش قیمتی موٹر کاریں۔ جو نہایت شاندار اور خوبصورت ہیں۔ جو آپ کے انتظار میں کھڑی رہتی ہیں۔ مہاراجہ صاحب کا پہلا دورہ اہل لنڈن کو ان کی فضول خرچیوں کے باعث یاد رہے گا۔ آپ نے ایک شاندار محل اپنے لئے مخصوص کر رکھا ہے۔ آپ بیش قیمت کرن پھول اور ہیروں سے مزین دوپٹہ پہنتے ہیں"

"مہاراجہ کشمیر بدھوار کو لنڈن پہنچ گئے۔ یہ پہلا موقعہ ہے۔ کہ مہاراجہ ہونے کے بعد آپ لنڈن آ رہے ہیں۔ آپ کے پہلے مغربی دورہ پر پانچ لاکھ پونڈ خرچ ہوا تھا۔ اور آپ کی سالانہ آمدنی دس لاکھ پونڈ ہے"

"گذشتہ شب مہاراجہ کپور تھلہ خوب شان رکھتے تھے۔ آپ کل پیرس جا رہے ہیں۔ اور پھر یکم جولائی کو لنڈن واپس آ جائیں گے۔ مہاراجہ صاحب طلائی لباس زیب تن کئے ہوئے تھے۔ آپ کے دوپٹہ میں بیش بہا ہیرے ٹکے ہوئے تھے"

اب دوسری طرف ذرا حضور نظام کی سادہ زندگی اور خیر خواہی رعایا ملاحظہ ہو۔ آپ کبھی ولایت تشریف نہیں لے گئے۔ رہن سہن بہت ہی سادہ۔ رعایا کے بدرجہ غایت ہمدرد۔ آپ کے عہد مبارک میں ذرائع آبپاشی تعلیم اور صنعت کو جو فروغ حاصل ہوا ہے۔ وہ اظہر من الشمس ہے۔ اور حال ہی میں آپ کے اس فرمان نے کہ بلدہ کی سب بیواؤں کو خواہ وہ ہندو ہوں یا مسلمان وظائف سے مستفیض کیا جائے۔ ایک ایسی نظیر پیش کی ہے۔ جس کی مثال ہندوؤں کو شاید ست یگ کے زمانہ میں بھی نہ مل سکے۔ مگر اس فرشتہ خصلت تاجدار کی یہ خوبیاں برادران وطن کے نزدیک خوار ہیں۔ اور ہندو راجگان کی فضول خرچیاں ان کے نزدیک بہترین حسنات ہیں۔ انسان کو تعصب اور بے جا طرفداری کہاں سے کہاں تک پہنچا دیتی ہے۔

طلاق اور ہندو مذہب

ڈاکٹر ہری سنگھ گوڑ عنقریب "ایک ہندو طلاق بل" پیش کرنے والے ہیں۔ کیا یہ باتیں اس امر کو ظاہر نہیں کرتیں۔ کہ آج سے کچھ عرصہ قبل ہندو صاحبان اسلام

کے جن فطرتی اصولوں کی مخالفت کیا کرتے تھے۔ آج آخر تجربہ کے بعد انہیں بھی اسلام کے ان زریں اصولوں کے سامنے سر جھکانا ہی پڑا۔ کیا اب یہ امر کسی تشریح کا محتاج ہے۔ کہ اسلامی اصول عین فطرت کے مطابق ہیں۔ اور آہستہ آہستہ مخالف تک بھی اس کی طرف آ رہے ہیں ؛

KHILAFAT LIBRARY

پیام بیداری

(از جناب مولانا سید محمد اشرف شاہ صاحب کشفی نظامی صدر مجلس تنظیم صوبا برہما)

(×)

ہند کے مسلم بیدار ہو جا۔ اور انقلاب کر دے اگر ڈنڈے باز مسٹر مونجے کہتا ہے۔ کہ ہندوستان ہندو قوم کا ہے۔ تو کہنے دے۔ اگر لالہ ہردیال یورپ سے خط لکھ لکھ کر اپنی قوم کو جوش دلا رہا ہے۔ کہ ہند سے مسلمانوں کا نام و نشان مٹا کر افغانستان پر بھی قبضہ کر لو۔ تو لکھنے دے۔ اگر کیلکر تجھ کو ہندوستان سے مٹانا چاہتا ہے۔ تو پرواہ نہ کر۔ اور لالہ لاجپت رائے اور بھائی پرمانند رات دن تجھ کو تباہ و برباد کرنے کی سازشیں کرتے رہتے ہیں۔ تو کرنے دے۔ اگر پنڈت مالویہ سنگھٹن کر کے مقابلے میں آنا چاہتا ہے۔ اور تیرے بچوں کی ہر جگہ پر قربانی چاہتا ہے۔ تو شہادت کے خون سے ہند کو لالہ زار ہونے دے۔ اگر مسٹر گاندھی سوراج کا دیوتا تیرے مقابلے کے واسطے اچھوت قوم کو تیار کر کے لانا چاہتا ہے تو آنے دے۔ اگر پنڈت جواہر لال نہرو ہندسے مذہب کا نام و نشان مٹا دینا چاہتا ہے۔ تو اس کو مت روک۔ اگر مسٹر گاندھی عورتوں کو بے حجابی کی دعوت دیتا ہے۔ تو ان کو ایسی دعوت دینے دے۔ تجھ کو کوئی حق نہیں۔ کہ تو ان کی دیویوں کو اس بارے میں روک سکے ؛

اے ہند کے مسلم! تو ان سب باتوں سے بے پروا ہو جا۔ تو اس کا خیال تک بھی اپنے پاس نہ آنے دے۔ ہاں تو اگر سوتا ہے۔ بیدار ہو جا۔ اگر بیدار ہے ہوشیار ہو جا۔ اگر ہوشیار ہے تیار ہو جا۔ اگر تیار ہے۔ چل پڑ۔ اور اس منزل پر پہنچ جا۔ جس پر تیرے آباو اجداد پہنچے تھے ؛

عرب کی سرزمین میں انقلاب ہو چکا۔ ایران نے انقلاب حاصل کر کے آزادی کا چہرہ دیکھ لیا۔ یورپ کے مریض ترکوں کی طرف دیکھ۔ وہاں انقلاب نے کیسا سماں پیدا کر دیا۔ آج تمام یورپ کانپ رہا ہے۔ افغانستان کے نوجوان بادشاہ کی طرف غور کرو۔ کہ اس نے انقلاب پیدا کر کے آج تمام دنیا کے شہنشاہوں سے عقیدت کا خراج حاصل کر لیا مصر، مراکش، طرابلس کے مسلمان انقلاب میں مشغول ہیں۔ مگر اے ہند کے مسلم تو اب تک کیوں خاموش ہے ؛

اے ہند کے مسلم تیرا انقلاب وہ انقلاب ہونا چاہیئے کہ جس سے تمام دنیا میں ایک انقلاب برپا ہو جائے تجھے اس منزل کو حاصل کرنا ہے۔ جو صرف تیرا ہی ورثہ ہے۔ سن اور غور کر۔ اسلام کو دنیا سے مٹانے کیواسطے تاتاری فتنہ برپا ہوا تھا۔ اس نے خلافت عباسیہ کا خاتمہ کر دیا تھا۔ مسلمان بے یار و مددگار تھا۔ یکایک خدا کی رحمت میں انقلاب پیدا ہوا۔ وہی تاتار کے خونخوار حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔ اور آج تک اسلام کا جھنڈا بلند کئے ہوئے ہیں۔ اب یہ تیرا فرض ہے۔ کہ تو بھی رحمت باری کو جوش میں لا۔ تاکہ پھر دوبارہ وہی انقلاب پیدا ہو جائے دنیا کی کوئی طاقت تیرے اس ارادہ میں مزاحم نہ ہو گی ہاں اگر سنگھٹن اور شدھی کے دیوتا تیرے اس ارادے میں مزاحم ہوں۔ تو یہ ان کا فرض ہے۔ بیشک تیرے اس ارادے میں کانگریسی مسلمان اور خلافت خلافت کہلانے والے مسلمان بھی تیرے مقابلہ کے واسطے آئیں گے اور پھر میدان میں وہ تجھ کو شکست دینے کی کوشش کرینگے۔ مگر تو ان کے واسطے دعا کر۔ کہ خدا ان کو صراط مستقیم دکھا دے۔ اور وہ تیرے اس ارادے میں مزاحم نہ ہوں بیشک وہ تجھ کو بدنام کر سکتے ہیں۔ بیشک وہ تجھ پر حملے کرا سکتے ہیں۔ مگر تو ہراساں نہ ہو۔ تیرا توکل تیرا بھروسہ خدا کی ذات پر ہے۔ نہ کہ مسٹر گاندھی اور مالویہ کے قدموں پر"

اے ہند کے مسلم میدان میں آجا! انقلاب برپا کر دے وہ انقلاب کامیاب انقلاب ہونا چاہیئے۔ تو یورپ کے میدان میں، ایشیا کے جنگلوں میں ہر ایک پر انقلاب برپا کر دے۔ تو ترکوں پر اور افغانوں پر نکتہ چینی کرنی چھوڑ دے۔ تو ابن سعود کو گالیاں دینی بند کر دے۔ تو وہ کر جو تیرے آباو اجداد نے کیا تھا۔ تو آپس کے جھگڑوں کو چھوڑ دے تو منظم ہو جا۔ تو داعیان اسلام کی فوج مرتب کر۔ وہ جو ہر مصائب کو برداشت کر سکیں۔ وہ جو تمام تکلیفوں کا مردانہ وار مقابلہ کریں۔ ان کو ہر ایک علاقہ میں تبلیغ اسلام کے واسطے بھیجدے۔ تو دنیا کے ہر ایک گھر میں توحید کی آواز پہنچا دے تاکہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہو جائے۔ کہ دنیا سے تمام کفر و ظلمات کی آندھیاں دور ہو جائیں۔ تاکہ تمام دنیا میں جو انسانی خون گرایا جا رہا ہے بند ہو جائے۔ تاکہ دنیا امن و امان کی زندگی بسر کر سکے۔ تو میدان میں آجا! خدا تیری بدر و احد کی طرح امداد کرے گا۔ وہ رحمت کے فرشتوں کو تیری مدد کے واسطے بھیجے گا۔ تو حضرت معین الدین کا اتباع کر۔ تو داتا گنج بخش کی طرح میدان میں آجا۔ تو شہاب الدین سہروردی کی طرح توحید کا علم اٹھا۔ تو حضرت غوث الاعظم کی طرح مردانہ وار کفر و ظلمت کا مقابلہ کر کے توحید کی روشنی گھر گھر پہنچا دے۔ تو حضرت نظام الدین اولیاء کی طرح داعیان اسلام کی فوج مرتب کر کے ہر ایک علاقہ میں پہنچا دے۔

اے ہند کی تبلیغی جماعتو! آگے بڑھو۔ اے تنظیم کے علم بردارو! میدان میں آؤ۔ قدرت ربانی تمہاری امداد کے واسطے تیار ہو گئی ہے۔ اب تم بھی تیار ہو جاؤ۔ اے خلافت والو! گاندھی اور مالویہ کی اتباع چھوڑ دو۔ اسلام کا اتباع کرو۔ اسلام ہی آزادی دلائے گا۔ اسلام سے ہی دنیا میں امن و امان قائم ہو گا۔ اسلام ہی دنیا کو نجات دلائے گا۔ اسلام سے ہی سربلند ہوئے تھے۔ اسلام ہی سربلند کریگا۔ کہو اور نعرہ لگاؤ۔ اللہ اکبر ؛

اے گروہ علماء! میدان عمل میں آجا۔ خوابیدہ مسلمانوں کو بیدار کرنے کی کوشش کرو۔ دریائے علم سے مسلمانوں کو سیراب کر دے۔ جو مسلمان جہالت کی وجہ سے ارتداد میں ڈوبے جا رہے ہیں۔ ان کو بچا لے ؛

اے مرکزی تبلیغی جماعت انبالہ کے ممبرو میدان میں آؤ۔ سنگھٹن اور شدھی نے جو طوفان برپا کر دیا ہے۔ اس کو الفت محبت پریم اور شانتی کے ذریعہ سے دور کرو۔

اے تنظیم کے علم بردار چلو! اے سیف اسلام! اگر تنظیم

کی وجہ سے مسلمان تیری مخالفت کرتے ہیں۔ تو ان کی پروا نہ کر۔ وہ راہ راست پر آجائیں گے۔ تو اپنی منزل مقصود کو مدنظر رکھ۔ تو ہند کے مسلمانوں کو ایک مرکز پر جمع کردے

اے یورپ میں اسلام کا جھنڈا بلند کرنے والی احمدی جماعت! اپنے میں اور قوت پیدا کر اور اس سے زیادہ میدان میں نکل۔ ابھی تمام یورپ خالی پڑا ہے۔ اہل یورپ کو اسلام کی ضرورت ہے۔ تو ان کے گھر گھر توحید کی روشنی پھیلا دے۔

اے صوفیان اسلام! کب اپنے حجروں سے نکلو گے دنیا مادی طاقت پر فریفتہ ہو رہی ہے۔ مذہب کے خلاف دنیا کو ابھارا جا رہا ہے۔ شیطانی گروہ دنیا پر چھایا جا رہا ہے۔ اس وقت تمام مذاہب جان کنی کی حالت میں ہو رہے ہیں۔ اٹھو حجروں سے باہر نکلو۔ روحانی طاقت سے جس طرح تمہارے مرشدان دین نے دنیا میں روحانیت کے دریا بہا دیئے تھے۔ تم بھی دنیا کو سیراب کر دو۔ میدان میں آؤ اور "اللہ ہو" کے نعرے لگاتے ہوئے دنیا کو اسلام کا حلقہ بگوش بنا لو"

اے اسلام کے سیاسی لیڈرو! اگر دنیا میں سر بلندی چاہتے ہو۔ اور دنیا میں حکومت کرنی چاہتے ہو۔ تو یہ خیال چھوڑ دو۔ کہ تم ہندوؤں کی غلامی کرکے آزادی حاصل کرو گے ہرگز نہیں کبھی نہیں۔ یہ بھی خیال نکال دو۔ کہ تم موجودہ حکومت سے دشمنی کرکے حکومت حاصل کر سکو گے۔ ہرگز نہیں اور کبھی نہیں ہو سکے گا۔ آؤ! اگر سر بلندی چاہتے ہو۔ اگر حکومت کی خواہش رکھتے ہو۔ تو صحابہ کرام کا اتباع کرو۔ اسوہ حسنہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر عمل کرو۔ اسلام کا توحیدی پیغام ہندو اور انگریز دونوں کو پہونچا دو۔ دونو کو اپنا کر لو۔ دونو کو اسلام کا حلقہ بگوش بنا لو۔ گذشتہ صدیوں میں بھی ایسا ہی کیا گیا تھا۔ اب بھی ایسا کرکے بتاؤ"

اے ہندوستان کی اسلامی ریاستو! اپنی ہمسایہ ہندو کی طرف دیکھو۔ وہ کس طرح شدھی کے واسطے روپیہ بہا رہی ہیں۔ اور ہر ریاست اپنی طاقت کو شدھی پر خرچ کر رہی ہے تم کیوں خاموش ہو۔ تم کیا چاہتے ہو۔ کونسا دن دیکھنا چاہتے ہو۔ خدا نے اس واسطے تم کو حکومت دی ہے۔ اس واسطے سر بلند کیا ہے۔ کہ اسلام کی خدمت کرو۔ نہ کہ عیش و عشرت میں پڑے رہو۔ تیار ہو جاؤ۔ اسلام کی خدمت کیواسطے کمربستہ ہو جاؤ۔ ورنہ خدا تمہاری جگہ کسی اور کو دیگا اسلام کی خدمت لے لیگا۔ وہ ابابیلوں سے بھی خدمت لے لیا کرتا ہے

اے ہند کے مسلم دولت مندو! یہ خدا کی دی ہوئی دولت اسلام کے واسطے وقف کر دو۔ اس کو اسلام کی اشاعت پر خرچ کرو۔ بائسکوپ تھیئٹر۔ گھوڑ دوڑ ان سب سے کنارہ کش ہو جاؤ۔ ورنہ وہ وقت آیا چاہتا ہے۔ کہ سرمایہ داری کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اور قدرت ربانی تم سے یہ نعمت لے کر ان مسلمانوں کے حوالے کر دیگی۔ جو اشاعت اسلام میں اس کو خرچ کریں۔

اے اسلام کے غریب فرزندو! اسلام کا نام تم سے ہے۔ اسلام غریبوں سے ہی دنیا میں پھیل گیا تھا۔ اور غریب ہی اس کو دنیا میں گھر گھر پہنچا دیں گے۔ یہ خیال مت کرو۔ کہ تم غریب ہو۔ یہ خیال دل میں مت آنے دو۔ کہ تمہارے پاس دولت نہیں۔ تمہارے دل میں سرمایہ داری کا خزانہ ہے۔ اس کو باہر نکالو۔ دنیا کی ہر ایک مصیبت اسلام کی اشاعت کے واسطے قبول کر لو۔ دولت خود تمہاری غلام ہو جائے گی۔ ایسا ہی اسلام کی ابتدا میں ہوا تھا۔ ایسا ہی اب ہونے والا ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

اے ہند کے اسلامی اخبارو! آپس میں حملے کرنے چھوڑ دو۔ اب گھر کی خانہ جنگی کا وقت نہیں ہے۔ اب اس جنگ کو ختم کر دو۔ اب کفر کی آندھیاں ہند میں آ رہی ہیں۔ اب ہند سے مذہب کا نام و نشان مٹانے والے تیار ہو گئے ہیں۔ اب وقت ہے اسلام تم سے خدمت لینا چاہتا ہے۔

اے مسلم اخبارات کے ایڈیٹرو! تم بھی سن لو۔ تم دنیا کو بہت کچھ سنا چکے۔ اب تم خود سن لو۔ کہ تمہاری دوات کا ایک ایک قطرہ تمہارے قلم سے لکھا ہوا ایک ایک لفظ۔ تمہارے اخبار کے تمام کاغذ پر سوائے اشاعت اسلام کے اور کچھ نہیں ہونا چاہیئے۔ اے اسلامی ماہوار اور ہفتہ وار اخبار و تم بھی سن لو۔ اور آپس میں پورے طور سے منظم ہو کر کفر کا مقابلہ کرو۔ اور خوابیدہ مسلمانوں کو بیدار کرکے اسلام کی خدمت کیواسطے تیار کرو۔

اے یورپ کے نومسلم انگریزو! قدرت ربانی نے یہ کام تمہارے سپرد کر دیا ہے۔ وہ تم سے کام لینا چاہتی ہے۔ یہاں دوسرے مسلمان غفلت میں ہیں۔ تم بیدار ہو۔ اسلام کی خدمت اسی واسطے تمہارے سپرد کی گئی ہے۔ تم توحید کی آواز یورپ کے ہر ایک گھر میں پہنچا دو۔ اور سب سے بڑی یورپ کی مرکزی طاقت انگلش کو حلقہ بگوش اسلام بنا لو۔

اے مبلغ اسلام! خواجہ حسن نظامی! دیکھ اور سن لے جب دشمنوں کی گولیاں تیرا کچھ نہیں کر سکیں۔ جب خدا نے تجھ کو گولیوں سے بچا لیا۔ جب تیرے گھر میں آگ لگائی گئی تو خدا نے تمام قیمتی تبلیغی کتابوں کو بچا لیا۔ اور دشمن منہ دیکھتا رہ گیا۔ جیسا احد اور بدر کے میدان میں خدا نے اسلام کی امداد کی تھی۔ ایسی ہی تیری امداد کر رہا ہے۔ تو تمام صوفیوں کو حجروں سے باہر نکال کر اشاعت اسلام پر لگا دے۔ اور ان سب کو میدان میں لے آ۔ اور مسلمانوں کو مساجد میں جمع کر دے۔ کیونکہ اسلام مسجد سے ہی نکل کر دنیا پر چھا گیا تھا۔ اور اب بھی خدا تجھ سے وہی کام لیتا ہے۔ اس واسطے اہل اسلام کو مساجد میں جمع کر دے۔ تاکہ دوبارہ دنیا میں اسلام چھا جائے اور ہر جگہ کفر کے قلعے سرنگوں ہو کر "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کا جھنڈا بلند ہو جائے۔ آمین :۔

یا اللہ تو میری نیت کو اور میرے عمل کو دیکھنے والا ہے اور تو میری طاقت اور میری حالت کو بھی جانتا ہے۔ میں تیرے فضل اور تیرے کرم سے تیرے پسندیدہ دین اسلام کی خدمت کے لئے کمربستہ ہوں۔ مجھے توفیق دے۔ کہ میں اس نازک وقت میں ایک ہولناک خطرہ سے اسلام کو اور مسلمانوں کو بچانے میں مدد کر سکوں۔ اور تو مجھے ہدایت کر۔ کہ ہر قسم کے فتنہ و فساد سے اور کسی کی دل آزاری سے محفوظ رہوں۔ آمین :۔

اور یا اللہ جتنے تیرے بندے میرے اس کام میں زبان سے دل سے، ہاتھ پاؤں سے حصہ لے رہے ہیں۔ ان سب سے راضی ہو۔ اور ان پر فضل و کرم کے نور برسا۔ اور ان کی دینی و دنیوی مرادیں پوری کر۔ اور قیامت کے دن جب وہ سب تیرے محبوب حضور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے حاضر ہوں۔ تو سرخرو ہو کر عرض کر سکیں۔ کہ یا رسول اللہ ہم نے ہندوستان میں آپ کے دین کی ایک نازک وقت میں امداد کا فرض ادا کیا تھا۔ اور ہم اپنی طاقت کے بموجب مال

KHILAFAT LIBRARY

اور زبان کے جہاد میں پورے سرگرم رہے تھے ؛

اور یا اللہ جو مسلمان یا اور لوگ مجھ سے میرے اس کام میں اختلاف رکھتے ہوں۔ اور دوسروں کو مخالفت کی ترغیب دیتے ہوں۔ ان کو بھی اس گناہ سے بچا۔ اور سمجھ دے۔ کہ وہ میری ذاتی ناقابلیت یا ذاتی برائیوں کو نہ دیکھیں بلکہ میری نیت اور میرے ارادے کو پیش رکھتے ہوئے میری ہمت افزائی کریں۔ موجودہ نازک وقت میں مخالفت کرکے دشمنوں کو ہنسنے کا موقع نہ دیں۔

اور یا اللہ میرے دل کو ریاکاری سے، بغض و حسد سے ذاتیات کی عداوت سے اور اس گناہ سے جو مجھ سے ہوتا ہے محفوظ کر اور نجات دے۔ اور اتنی قوت عطا فرما۔ کہ تیرے مقبول دین اسلام کے ہندوستانی باغ مرجھانے سے پہلے پھر ہرا بھرا اور سیراب و شاداب دیکھ لوں۔" ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ؛

اے عباد اللہ میری طرف آؤ

برادران! آپ لوگوں نے دیکھ لیا ہے۔ کس طرح اللہ تعالےٰ کے فضل سے دشمنوں کی انتہائی مخالفت کے باوجود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کے متعلق جو جلسے کئے گئے تھے۔ وہ تمام ہندوستان میں کامیاب ہوئے ہیں۔ اور ہر غیر متعصب انسان نے ان کے فوائد تسلیم کر لیا ہے۔ آپ لوگوں نے یہ بھی دیکھ لیا ہے۔ کہ غیر مبایعین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ وابستگی ظاہر کرتے رہے ہیں۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ انہوں نے کس جد و جہد باستثنیٰ بعض خاص صاحبان کے ہماری نہیں بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید میں جلسوں کی مخالفت کی ہے۔ اس سے آپ کو ایک طرف تو یہ معلوم ہو گیا ہوگا۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے ہماری مدد کرتا ہے۔ اور دوسری طرف یہ بھی معلوم ہو گیا ہوگا۔ کہ غیر مبایعین لوگ ہماری مخالفت میں اس قدر بڑھ گئے ہیں۔ کہ ہمیں نقصان پہنچانے کے لئے یہ خدا اور رسولؐ کی مخالفت سے بھی نہیں رکیں گے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ؛

اے برادران! ان حالات میں آپ لوگوں پر جو ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اسے آپ نظر انداز نہیں کر سکتے۔ حالات بتا رہے ہیں۔ کہ اعلیٰ سے اعلیٰ نیکی کے کام میں بھی آپ کے راستہ میں کانٹے بچھائے جائیں گے۔ اور بد سے بدتر سلوک روا رکھا جائیگا۔ اور آپ کا یہ امید کرنا۔ کہ جس مقصد کے لئے آپ کھڑے ہوئے ہیں۔ اس کی ذاتی خوبصورتی لوگوں کے دلوں کو اپنی طرف کھینچ لے گی درست نہیں۔ بے شک شریف الطبع لوگ آپ کا ساتھ دیں گے۔ مگر بہت سے ہیں۔ جو بجائے آپ کا ہاتھ بٹانے کے آپ کی پیٹھ میں خنجر مارنے کے لئے تیار ہوں گے۔ پس آپ اگر کسی چیز پر بھروسہ کر سکتے ہیں۔ تو وہ اللہ تعالےٰ ہی کی مدد ہے۔ اور اس کے فعل نے بار بار آپ پر ثابت کر دیا ہے۔ کہ اس کی مدد ہمیشہ ہمارے ساتھ رہی ہے۔ پچھلے سال آپ لوگوں کو معلوم ہے۔ کہ کس طرح کی مالی تنگی تھی۔ لیکن بغیر اس کے کہ بیرونی مدد ہمیں ملتی۔ آپ لوگوں کو خدا تعالیٰ نے ایسی توفیق دی۔ کہ نہ صرف پچھلا قرضہ ہی بہت سا اتر گیا۔ بلکہ اگلے سال کے بجٹ کو پورا کرنے کے لئے بھی کافی رقم جمع ہو گئی۔ و ذالک فضل اللہ ؛

دشمن اعتراض کرتا ہے۔ کہ ہم غیر احمدیوں سے اس لئے روپیہ وصول کرنا چاہتے ہیں۔ کہ ہماری مالی حالت خراب ہو رہی ہے۔ حالانکہ یہ بالکل جھوٹ ہے۔ ہم نے اپنے کاموں کے لئے نہ پہلے چندہ لیا ہے۔ نہ آئندہ چندہ لینے کے لئے تیار ہیں۔ ہاں جو خود دیدے۔ اسے ہم ردّ نہیں کرتے۔ پس دوسروں کے چندہ کے ہم اپنی جماعت کے کاموں کے لئے محتاج نہیں۔ وہ تحریک تو ایسے کاموں کے لئے ہے۔ جو تمام مسلمان فرقوں میں مشترک ہے۔ ہماری جماعت کو اللہ تعالےٰ نے وہ اخلاص دیا ہے۔ کہ وہ اپنے کاموں کے لئے کسی سے چندہ نہیں مانگتی۔ اس کا دل نور ایمان سے پُر ہے۔ اور اس کا سینہ محبت الٰہی سے بھرپور ہماری جماعت میں داخل ہونا کوئی معمولی کام نہیں۔ وہ ایک موت ہے۔ کہ جس سے بڑھ کر اس زمانہ میں کوئی اور موت نہیں۔ ہر ایک شخص جو اس سلسلہ میں سچے دل سے داخل ہوتا ہے۔ وہ یہی سمجھ کر داخل ہوتا ہے۔ کہ میں خدا کے لئے اور اس کے دین کے لئے ہر ایک موت اور ہر ایک قربانی اور ہر ایک ذلّت کو قبول کروں گا۔ اور اس ارادہ اور اس نیّت سے داخل ہونے والے انسان مشکلات سے نہیں گھبرایا کرتے۔ ان کا بھروسہ خدا پر ہوتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ اپنے پر اعتماد کرنے والوں کو اور اپنی محبّت میں گداز لوگوں کو مصیبت کے وقت میں چھوڑا نہیں کرتا۔ بلکہ وہ ان کا ساتھ دیتا ہے۔ اور ان کی پشت پناہ بن جاتا ہے اور جب دنیا ان کا ساتھ چھوڑ دیتی ہے۔ تو وہ اپنی محبت کا ہاتھ ان پر بڑھاتا ہے۔ اور ان کے آنسوؤں کو اپنے شفقت بھرے ہاتھوں سے پونچھتا ہے۔ وہ قدوس ہے اور کبھی بے وفائی نہیں کرتا۔ وہ قادر ہے۔ اور کبھی وقت پر دغا نہیں دیتا۔ پس تمہیں مبارک ہو۔ کہ تم نے اس کا دامن پکڑا ہے۔ جو تمہیں دونو جہان میں کامیاب کرے گا۔ اور کبھی تمہارا ساتھ نہ چھوڑے گا۔ ہاں شرط یہ ہے۔ کہ تم اپنے دعویٰ میں سچے اور استقلال سے اس کا دامن پکڑ لو۔ اور کسی قسم کی قربانی سے نہ گھبراؤ ؛

اے عزیزو! اب ہمارا نیا مالی سال شروع ہوا ہے اور جیسا کہ میں پہلے اعلان کر چکا ہوں۔ جب تک ہمارے خزانہ کی مالی حالت درست نہ ہو جائے۔ اس وقت تک ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ علاوہ معمولی چندوں کے ہر سال ایک چندہ خاص بھی دیا کریں۔ تاکہ معمولی چندوں کی کمی پوری ہو سکے۔ اور سلسلہ کے کاموں میں کسی قسم کی رکاوٹ نہ ہو ؛

پس میں اعلان کرتا ہوں۔ کہ اس سال بھی حسب معمول تمام دوست اپنی آمد میں سے ایک معیّن رقم چندہ خاص میں ادا کریں۔ اور چاہیئے کہ وہ رقم ستمبر کے آخر تک پوری کی پوری وصول ہو جائے۔ اور یہ بھی کوشش رہے کہ اس کا اثر چندۂ عام پر ہرگز نہ پڑے۔ بلکہ چندہ عام پچھلے سال سے بھی زیادہ ہو۔ کیونکہ مومن کا قدم ہر سال آگے ہی آگے پڑتا ہے۔ اور وہ ایک جگہ پر ٹھیرنا پسند نہیں کرتا۔

میں یہ بھی اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اس سال چندۂ خاص کی شرح کم کر دی گئی ہے۔ یعنی پچھلے سال تو تیس سے چالیس فی صدی اس کی شرح تھی۔ لیکن چونکہ بہت سا مالی بوجھ دُور ہو گیا ہے۔ اس سال اس چندہ کی شرح

KHILAFAT LIBRARY

پچیس سے تیس فیصدی تک مقرر کی گئی ہے۔ یعنی جو لوگ مالی تنگی میں ہوں۔ وہ تو پچیس فیصدی ادا کریں۔ اور جنہیں اللہ تعالےٰ توفیق دے۔ یا زیادہ اخلاص دے وہ تیس فیصدی اپنی ایک ماہ کی آمد میں سے ادا کریں۔ ہاں جیسا کہ قاعدہ ہے۔ وہ اس رقم کو بجائے ایک ماہ میں ادا کرنیکے تین ماہ میں ادا کر سکتے ہیں۔ زمینداروں کے لئے چونکہ ان کی ماہوار آمدن نہیں ہوتی۔ علاوہ چندۂ عام کے چندہ خاص کی شرح حسب ذیل مقرر کی گئی ہے:۔ یعنی علاوہ ۲½ سیر فی من پیداوار پر چندہ عام ادا کرنے کے ایک سیر فی من چندہ خاص ادا کیا جائے۔ یا جو زمیندار اپنا چندہ عام باقاعدہ شرح کے مطابق نقدی کی صورت میں دیتے ہیں۔ وہ اپنے سالانہ چندہ کا ایک تہائی یعنی تیسرا حصہ بطور چندہ خاص نقد ادا کریں مثلاً اگر ایک زمیندار سالانہ ۵۰ روپیہ چندہ عام ادا کرتا ہو۔ تو وہ علاوہ چندہ عام کے پچاس روپیہ چندہ خاص ادا کرے۔

پس زمینداروں کے لئے چندہ خاص کی شرح فی من ایک سیر ہر فصل کی ہر قسم کی پیداوار پر ہے۔ یا جس قدر چندہ وہ ہر فصل پر نقد ادا کرتے ہوں۔ اس رقم کی ایک تہائی یعنی تیسرا حصہ چندہ خاص کی شرح ہے ؎

میں امید کرتا ہوں۔ کہ احباب پچھلے سال سے بھی زیادہ اخلاص سے چندہ کی ترقی کی طرف توجہ کرینگے۔ تا کہ اگلے سال چندۂ خاص کو بالکل اڑایا جا سکے۔ یا کم سے کم اس کی شرح کو بھی کم کیا جا سکے۔ اور اگر ہمارے دوست سب کے سب متفقہ طور پر کوشش کریں۔ تو یہ کچھ بعید نہیں کیونکہ ابھی بہت سے لوگ ہیں۔ جو شرح کے مطابق چندہ نہیں دیتے یا بالکل ہی نہیں دیتے اور بہت سے لوگ ہیں۔ جو دل سے سلسلہ کی صداقت کے قایل ہو چکے ہیں۔ اور صرف ایک محرک چاہتے ہیں۔ اگر ہمارے احباب محبت اور پیار سے ان کمزور دوستوں کو چیست کریں۔ اور وہ لوگ جو سلسلہ کی دہلیز پر کھڑے ہیں۔ ان کو اندر داخل کرنے کی کوشش کریں۔ اور سلسلہ کی اشاعت کے مقصد کو دل سے نہ بھلائیں۔ تو خدا تعالےٰ کے فضل سے سلسلہ کے تمام کاموں کی راہ سے روکیں اٹھ جائیں۔ اور وہ نہایت سرعت سے ترقی کرنے لگیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ میری اس نصیحت پر احباب اس اخلاص سے عمل کرینگے کہ ہر ایک جماعت کا چندۂ عام پچھلے سال کے چندۂ عام سے کم سے کم پچیس فیصدی زیادہ رہے۔ اور ہر ایک جو نیک نیتی سے اس کام کے لئے کھڑا ہوگا۔ وہ یقیناً اس مقصد میں کامیاب ہوگا۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کی مدد اس کے ساتھ ہوگی۔ اور اس کی برکات اس پر نازل ہو رہی ہونگی

اے میرے پیارو! میں کس طرح آپ لوگوں کو یقین دلاؤں۔ کہ خدا تعالےٰ دنیا میں عظیم الشان تغیر پیدا کرنے والا ہے۔ پس پہلے سے تیار ہو جاؤ۔ تا موقع ہاتھ سے کھو نہ بیٹھو۔ یاد رکھو کہ خدا تعالےٰ کے کام اچانک ہوا کرتے ہیں۔ اور جس طرح اس کے عذاب یکدم آتے ہیں۔ اس کے فضل بھی یکدم آتے ہیں۔ پس بیدار ہو جاؤ۔ اور آنکھیں کھولکر اس کے افعال کی طرف نگاہ رکھو۔ کہ اس کا غیب غیر معمولی امور کو پوشیدہ کئے ہوئے ہے۔ وہ ظاہر ہو کر رہیں گے۔ اور دنیا ان کو چھپانے میں ہرگز کامیاب نہیں ہوسکیگی۔ آپ لوگ اس کے فضل کے وارث ہو کر رہیں گے۔ خواہ دنیا اسے پسند کرے یا نہ کرے۔

میں اس امر کی طرف بھی آپ کی توجہ پھرانی چاہتا ہوں۔ کہ اس سال بعض اضلاع میں گیہوں کی فصل خراب ہوگئی ہے۔ اور اس کا اثر چندوں پر پڑنا بعید نہیں۔ پس چاہیئے۔ کہ احباب اس امر کا بھی خیال رکھیں اور اس کو پورا کرنے کی بھی کوشش کریں۔ اور ان اضلاع کے دوستوں کو بھی جہاں نقصان ہوا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ لا تخش عن ذی العرش اقلاساً خدا تعالےٰ سے کمی کا خوف نہ کرو۔ اور اس کے دین کی راہ میں قربانی سے نہ گھبراؤ۔ کہ خدا تعالےٰ اس کا بدلہ آپ کو آیندہ موسم میں دیدیگا۔ اور آپ کی ترقیوں کے بیسیوں سامان پیدا کر دیگا۔

آخر میں ان دوستوں کو بھی توجہ دلاتا ہوں جنہوں نے چندۂ ریزرو فنڈ کے وعدے کئے ہیں۔ کہ مومن کو اپنے قول کا پاس کرنا چاہیئے۔ ابھی تک ان کی طرف سے اس چندہ کی طرف پوری توجہ کے آثار ظاہر نہیں ہوئے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ اب جبکہ چھ ماہ کے قریب ہی مہلت میں رہ گئے ہیں۔ وہ اپنے وعدوں کو پورا کرنے کی کوشش میں لگ جائیں گے۔ اور دوسرے احباب کو جنہوں نے اب تک اس کام کی طرف توجہ نہیں کی انہیں بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اپنے بھائیوں سے پیچھے نہ رہیں۔ اور دس سے پچاس روپیہ سو سے ہزار روپیہ اور ہزار سے پانچ ہزار روپیہ جمع کر کے بھجوانے والوں کی جماعتوں میں سے کسی ایک جماعت میں داخل ہو کر ثواب کے مستحق ہوں۔ مگر نام لکھوانے والوں کو اور جو پچھلے لکھوا چکے ہیں۔ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ خدا کے فضلوں کا وارث وہی وعدہ بناتا ہے۔ جسے پورا کیا جائے۔ لم تقولون مالا تفعلون کا مصداق کبھی نہیں بننا چاہیئے ورنہ دلوں پر زنگ لگ جاتا ہے۔ ہاں یہ بھی یاد رکھیں کہ خدا تعالےٰ پر توکل کر کے سچی کوشش کرنے والا کبھی ناکام نہیں رہتا۔

میں آخر میں دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ آپ لوگوں کے سینوں کو میری آواز پر لبیک کہنے کے لئے کھولدے اور ہر ایک جو اس اعلان کو پڑھے۔ نہ صرف اسے اس پر لبیک کہنے کی توفیق ملے۔ بلکہ وہ درد اور اخلاص سے دوسروں کو بھی اس طرف متوجہ کرے۔ تاکہ خدا کے فضل کے دروازے کھل جائیں۔ اور اس کی رحمت کی چادر ہمیں ڈھانپ لے۔ اے میرے خدا تو ایسا ہی کر اور ہماری کمزور کوششوں کو اپنے فضل سے بار آور کر۔ اور ہر ایک جو میری آواز پر لبیک کہتا ہے۔ اسے اپنے خاص فضلوں کا وارث بنا۔ و آخر دعونا ان الحمد للّٰہ رب العلمین ؎ ۲۳ رجون ۱۹۲۸ء

مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی اس تحریک کے ساتھ فارم تحریک چندہ خاص ۱۹۲۸ء بھی ارسال ہے۔ عہدہ داران و ذی اثر احباب سے درخواست ہے۔ کہ ہر ایک احمدی سے چندہ خاص کا وعدہ مطابق شرح مقررہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ لیا جائے۔ اور فارم پہنچنے کی تاریخ سے زیادہ سے زیادہ دس دن کے اندر یہ فارم فارم مکمل کر کے نظارت بیت المال میں واپس ارسال کر دیا جائے۔ اور چونکہ اب ماہ جولائی کا آغاز ہے۔ پہلی قسط

KHILAFAT LIBRARY

س چندہ کی وصول کر کے ۲۰ تاریخ سے پہلے پہلے روانہ کر دی جائے۔ جو دوست یک لخت اپنا پورا چندہ خاص ادا کرینگے۔ یا ۲۰ فیصدی یا اس سے زیادہ کا وعدہ کرینگے۔ یا خاص حالات میں حصہ لیں گے۔ ان کے ناموں کے اعلان کرنے کی بھی سعی کی جائیگی۔ انشاء اللہ العزیز۔

ناظر بیت المال قادیان ۲۶ جون ۱۹۲۸ء

مخالف اخبارات کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح کا ارشاد

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں میں باہمی اتحاد و اتفاق کو ترقی دینے کے لئے تحریک فرمائی تھی۔ کہ مسلمان متحدہ مسائل میں مل کر کام کریں۔ اور مسلم پریس ایسی باتوں کے اشاعت سے احتراز کرے۔ جو باہمی منافرت کے ازدیاد کا موجب ہوں۔ اور اسی وجہ سے احمدیہ پریس نے ایک عرصہ سے اسلامی اخبارات کے خلاف لکھنا ترک کر رکھا ہے۔ باوجودیکہ ہمارے معاصرین ہمیشہ ہمارے خلاف سراسر جھوٹا اور مفتریانہ پروپیگنڈا کرتے رہتے ہیں۔ اب چونکہ ان کی زیادتیاں حد سے تجاوز کر گئی ہیں۔ اس لئے ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ نے مجبوراً حضرت اقدس سے اس امر کی اجازت چاہی۔ کہ ایسے دشمنان اتحاد کی حرکات سے جو نتیجتاً غلط فہمیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اس لئے ان کی تردید کی اجازت دی جائے۔ ناظر صاحب موصوف کی درخواست اور حضرت اقدس کا ارشاد عالی احباب کی آگاہی کے لئے بجنسہٖ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

بحضور امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ بعض مخالف اخبارات حضور کی ذات ستودہ صفات اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف غلط اور بے بنیاد الزامات لگا رہے ہیں۔ اور ہماری طرف سے ان کا کوئی جواب نہیں دیا جاتا۔ کہ شاید اس طرح تحریک اتحاد کو نقصان پہنچے لیکن اب اخبارات کا رویہ ہمارے خلاف اس حد تک ہو گیا ہے۔ کہ اگر ان کے الزامات کی تردید نہ کی گئی۔ تو سلسلہ کے مفاد کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہے۔ اس لئے حضور اجازت مرحمت فرمائیں۔ کہ ایسے الزامات اور جگر سوز تحریروں کا معقولیت کے ساتھ جواب دیا جائے۔ والسلام ۱۲/۷/۲۸

(خادم فتح محمد سیال ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ میں بھی آپ سے متفق ہوں۔ کہ ہماری خاموشی سے سلسلہ کے اندرونی اور بیرونی دشمنوں نے ناجائز فائدہ اٹھایا ہے۔ اور باوجود بار بار توجہ دلانے کے ہم صرف اسلام کی خاطر خاموش ہیں۔ انہوں نے نصیحت حاصل نہیں کی۔ اور محض ذاتی بغض پر اسلام کے فوائد کو قربان کر دیا ہے۔ اب یہ ذاتی عداوت ایسا رنگ اختیار کر رہی ہے کہ اس کا نقصان اسلام اور مسلمانوں کو پہنچنے کا خطرہ ہے۔ اور وہ تحریک اتحاد جسے میں نے بصد کوشش جاری کیا تھا۔ اس سے متاثر ہونے کے خطرہ میں ہے۔ میں اسلام اور مسلمانوں کے فوائد کو مدنظر رکھتے ہوئے اس امر کی اجازت دیتا ہوں۔ اور بادل ناخواستہ دیتا ہوں۔ کہ صاحبان جرائد اور مصنفین سلسلہ کو اجازت دی جائے۔ کہ وہ ایسے اعتراضات کے جواب دے دیا کریں۔ جن کا اسلام یا سلسلہ کے کاموں پر بد اثر پڑنے کا اندیشہ ہو۔ لیکن سخت الفاظ کے استعمال سے پرہیز کیا کریں۔ اور جہاں تک ممکن ہو سکے۔ ذاتیات کی بحثوں میں نہ پڑا کریں۔ کہ ان بحثوں میں پڑنے سے فساد کے بند ہونے کا احتمال بہت کمزور ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم لوگوں کو توفیق عطا فرمائے کہ اپنی قلموں اور زبانوں کو ایسے رنگ میں استعمال کر سکیں۔ کہ ہماری تحریر و تقریر اسلام اور مسلمانوں کے لئے مفید ہو۔ اپنی ذات کی بڑائی کا خیال ہم لوگوں کے دلوں کے پاس بھی نہ پھٹکے۔ اللھم آمین۔

اس دعا کے ساتھ میں اس فیصلہ کا اعلان کرنے کی آپ کو اجازت دیتا ہوں۔

خاکسار

مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی

۱۶/۷/۲۸

کیا مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء دیانت سے کام لے رہے ہیں؟

مولوی محمد علی صاحب کے رفقاء نے سترہ جون کے جلسہ کی کامیابی کے آثار شروع سے محسوس کر کے یہ تہیہ کر لیا تھا۔ کہ وہ اس کی مخالفت کرینگے۔ اور یہ ان کی دیرینہ عادت ہے۔ وہ ہر اس تحریک کی جو میری طرف سے ہو۔ مخالفت کرنا اپنے لئے ضروری سمجھتے ہیں۔ کیونکہ ان کے نزدیک اگر احمدی جماعت سے کوئی نیک کام ہوگا۔ تو لوگ اس طرف متوجہ ہو جائیں گے۔ اور اس سے ان کے کام کو نقصان پہنچے گا۔ چنانچہ جب پچھلے سال رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی عزت کی حفاظت کے لئے تمام ہندوستان میں جلسے کئے گئے تھے۔ تو اس وقت بھی غیر مبایعین نے ان جلسوں کی شمولیت سے اجتناب کیا تھا۔ اور ان کے بعض افراد نے بیان کیا تھا۔ کہ ہمیں ہمارے مرکز نے ان میں حصہ لینے سے روکا ہے چنانچہ سوائے دو چار جگہوں کے جہاں کے غیر مبایعین نے اپنے طور پر ان جلسوں میں شمولیت اختیار کی۔ بحیثیت قوم مولوی صاحب کے رفقاء ان جلسوں میں شامل ہونے سے مجتنب رہے۔ اور اس کی وجہ صرف یہ تھی۔ کہ اس تحریک کا بانی میں تھا۔ اور ان لوگوں کے نزدیک میری تحریکات میں حصہ لینا درست نہ تھا۔ حالانکہ جو وجہ وہ اب بتاتے ہیں۔ وہ اس وقت موجود نہ تھی۔ کیونکہ اس وقت ختم نبوت کا سوال نہ تھا۔ بلکہ سوال یہ تھا۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالیاں دی جاتی ہیں۔ ان کا سدباب کیا جائے۔ اور مسلمانوں کو اپنی تمدنی اصلاح کی طرف توجہ دلائی جائے۔ مولوی صاحب اور ان کے رفقاء نے اس وقت تو ان تحریکات میں حصہ لینا پسند نہ کیا۔ مگر چار پانچ ماہ کے بعد مولوی صاحب نے ایک ٹریکٹ شائع کیا۔ جو اب تک شائع ہو رہا ہے۔ اور اس میں ان تمدنی تحریکات کو جو میں نے

KHILAFAT LIBRARY

پیش کی تھیں۔ اس طرح پیش کیا گیا۔ گویا کہ وہ ابتداً ان کی طرف سے پیش ہوئی تھیں۔ اور اس امر کو مولوی صاحب بالکل دبا گئے ہیں۔ کہ جس وقت وہ تجاویز میری طرف سے پیش ہوئی تھیں۔ تو اس وقت وہ اور ان کے رفقاء ان میں حصہ لینے کے لئے بالکل تیار نہ تھے۔

مولوی صاحب کے اس رویہ کے مقابلہ میں میرا رویہ جو ان کے بارہ میں رہا ہے۔ وہ اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ جس وقت مولوی محمد یعقوب صاحب پر جو مولوی محمد علی صاحب کے ہم زلف اور اخبار لائٹ کے ایڈیٹر ہیں مقدمہ چلانے کا خیال گورنمنٹ نے ظاہر کیا۔ تو اس وفد میں جو اس مقدمہ کے واپس لینے کیلئے انگوی صاحب کے پیش ہوا۔ ہماری جماعت لاہور کے سیکرٹری حکیم محمد حسین صاحب قریشی بھی شامل تھے۔ اور میں نے اپنی جماعت کے بعض وکیلوں کو تاکید کی۔ کہ اگر دوسرا فریق منظور کرے۔ تو وہ اس مقدمہ کی مفت پیروی کریں۔ اور اس کے علاوہ گورنمنٹ سے پروٹسٹ کیا۔ کہ اس کا مولوی محمد یعقوب صاحب پر مقدمہ چلانا درست نہیں ہے۔ اور یہ کہ اُسے چاہیئے کہ اُسے آزاد کر دے۔

بہر حال ہر شخص اپنی طبیعت کے مطابق معاملہ کرتا ہے۔ مولوی صاحب اور ان کے رفقاء اپنے درجہ اخلاق کے مطابق سلوک کرنے پر مجبور ہیں۔ اور میں اپنے درجۂ اخلاق کے مطابق سلوک کرنے پر مجبور ہوں۔ اس میں کوئی شکوہ کی وجہ نہیں ہے۔ مگر جس امر کی طرف میں اس وقت توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے۔ کہ مولوی صاحب اور ان کے رفقاء نے سترہ جون کے جلسوں کی مخالفت کرنے میں دیانتداری سے کام نہیں لیا۔ اور یہ کہ انہوں نے مسلمان پبلک سے حقیقت کو چھپایا ہے۔ اور جو وجہ مخالفت کی وہ ظاہر کرتے رہے ہیں۔ وہ درست نہ تھی۔ اور وہ خوب جانتے تھے کہ وہ پبلک کو دھوکا دے رہے ہیں۔

اخبار "پیغام صلح" نے ان جلسوں کی مخالفت کی وجہ یہ بتائی ہے۔ کہ ان جلسوں کے متعلق یہ بیان کیا گیا تھا۔ کہ وہ خاتم النبیین کی تائید میں ہیں۔ اور چونکہ نعوذ باللہ ہم اور جماعت احمدیہ بقول پیغام صلح رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت کے منکر ہیں۔ اس لئے ہمیں کوئی حق نہ تھا۔ کہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین قرار دے کر ان کی عظمت کے اظہار کے لئے جلسے کرتے۔ ہمارا ایسا کرنا ایک دھوکا تھا۔ جو ہم دنیا کو دے رہے تھے۔

اس مضمون کی مولوی محمد علی صاحب نے اپنی زبان سے ایک معزز رئیس سردار حبیب اللہ صاحب کے سامنے تائید کی ہے۔ جنہوں نے خود میرے سامنے بموجودگی اپنے نانا صاحب اور ہماری جماعت کے بعض افراد کے اس امر کی شہادت دی۔ کہ مولوی صاحب نے مجھ سے کہا تھا کہ ہمیں ان جلسوں پر یہ اعتراض تھا۔ کہ باوجود رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین نہ ماننے کے ان لوگوں نے خاتم النبیین کے نام کے نیچے آپ کی تعظیم کے اظہار کے لئے جلسے کیوں کئے ہیں۔

پیغام صلح کی اشاعت ۲۷ جولائی ۱۹۲۸ء میں اوپر کے بیان کی تصدیق بھی ہو گئی ہے۔ کیونکہ اس میں مولوی محمد علی صاحب الفضل کی ایک ڈائری کی تردید کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ میں نے سردار حبیب اللہ صاحب سے یہ کہا تھا۔ کہ مگر جن لوگوں کا ختم نبوت پر ایمان نہیں۔ اور آنحضرت صلعم کے بعد نبوت کا سلسلہ جاری کرتے ہیں۔ ان کا دنیا میں یہ اعلان کرنا۔ کہ ہم یوم خاتم النبیین منائیں گے دنیا کو دھوکا دینا ہے۔ کہ لوگ یہ خیال کریں۔ کہ واقعی یہ لوگ نبوت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم مانتے ہیں (صفحہ اول کالم تین) پھر لکھتے ہیں۔ کہ جب میاں صاحب اور ان کے مرید آنحضرت صلعم پر نبوت کو ختم نہیں مانتے تو یوم خاتم النبیین سے لوگوں کو دھوکا ہوگا۔ یا نہیں۔ کیونکہ عام مسلمان خاتم النبیین کے معنے یہی جانتے ہیں۔ کہ نبوت آنحضرت صلعم پر ختم ہو گئی۔ اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ (صفحہ ا کالم ۳)

ان حوالوں سے ظاہر ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب نے اس بیان کی جو سردار حبیب اللہ صاحب ممبر لیجسلیٹو کونسل پنجاب کی زبانی مجھے معلوم ہوا تھا۔ تحریراً بھی تصدیق کر دی ہے اور اب ان کی اور پیغام صلح کی تحریروں سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے۔ کہ انہوں نے جو ۱۷ جون کے جلسوں کی مخالفت کی تھی۔ اس کے اسباب مندرجہ ذیل تھے۔

(۱) میں اور میرے احباب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے اس لئے ہمارا حق نہ تھا۔ کہ ہم خاتم النبیین کی تائید میں جلسے کرتے۔

(۲) مولوی صاحب کے عقیدہ کے مطابق عام مسلمان رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں۔ اور آپ کے بعد کسی نبی کے قائل نہیں۔ اس لئے ہمارا خاتم النبیین کی تائید میں جلسوں کا اعلان کرنا دھوکا تھا۔ اور ایک فریب تھا۔ جس سے ہمارا مقصد خاتم النبیین ماننے والے غیر احمدی مسلمانوں کو دھوکا دینا تھا۔

میں اب یہ ثابت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ مولوی صاحب اور ان کے احباب ان دونوں امور میں دیدہ و دانستہ غلط بیانی کے مرتکب ہوئے ہیں۔ اور انہوں نے صرف لوگوں کو دکھانے کے لئے وہ باتیں شائع کی ہیں۔ جو ان کے علم اور ان کے یقین کے خلاف ہیں۔

ہمارے بھی ہیں مہرباں کیسے کیسے

مکرم جناب نواب غلام سرور خاں صاحب نائب تحصیلدار آبادی نور کے لئے اس سے قبل آٹھ خریدار دے چکے ہیں۔ جن میں سے چھ خریداروں کی قیمت اپنی گرہ سے عطا فرمائی اب آپ اپنے تازہ والا نامہ میں تحریر فرماتے ہیں۔ "بخدمت اقدس جناب شیخ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ مزاج شریف مجھے یہ معلوم کر کے بڑا افسوس ہوا ہے۔ کہ میری تحریک پر جو پرچہ آپ نے .... کے پاس روانہ کیا تھا۔ وہ واپس کیا گیا۔ کوئی بات نہیں یہ میری اپنی غلطی تھی۔ جس کی تکلیف آپ کو پہنچی۔ خیر اس کی سزا مجھے بھگتنی چاہیئے۔ لہٰذا منی آرڈر ہیں آپکی خدمت میں دو پرچہ کی قیمت مبلغ ۔/۶ روانہ کرتا ہوں۔ امید ہے کہ وصول پا کر مشکور فرمائینگے۔ ان میں سے ایک پرچہ آپ مولوی مسعود احمد صاحب امام مسجد محلہ واسے خواص خانگڑھ کے نام جاری فرما دیں۔ اور دوسرا پرچہ آپ کسی سکھ صاحب کے نام جاری فرما دیں۔ مشکور ہوں گا۔ اور غلطی کی معافی بخشیں۔ والسلام۔ نگار لائق سے سرفراز فرما دیں" جزاک اللہ احسن الجزاء۔ اگر آپ ایسے چند ایک مہربان بھی پیدا ہو جائیں تو نور کی مشکلات چند روز میں ہی حل ہو سکتی ہیں۔ اللہ آپ کا حامی و ناصر ہو۔

KHILAFAT LIBRARY

امر اول کے جواب میں میں یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کرتا ہوں۔ اور اس پر میرا ایمان ہے۔ قرآن شریف کے ایک ایک شوشہ کو میں صحیح سمجھتا ہوں۔ اور میرا یقین ہے۔ کہ اس میں کسی قسم کا تغیر ناممکن ہے۔ جو لوگ قرآن شریعت کو منسوخ قرار دیں۔ یا اس کی تعلیم کو منسوخ قرار دیں۔ میں انہیں کافر سمجھتا ہوں۔ میرے نزدیک رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ جیسا کہ قرآن شریف میں لکھا ہے۔ اور جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے۔ میرا یہی عقیدہ ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں۔ کہ موت تک اس عقیدہ پہ قائم رہوں گا۔ اور اللہ تعالیٰ مجھے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خدام کے زمرہ میں کھڑا کرے گا۔ اور میں اس دعوے پر اللہ تعالیٰ کی غلیظ سے غلیظ قسم کھاتا ہوں۔ اور اعلان کرتا ہوں۔ کہ اگر میں دل میں یا ظاہر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا منکر ہوں۔ اور لوگوں کے دکھانے کے لئے اور انہیں دھوکا دینے کے لئے ختم نبوت پر ایمان ظاہر کرتا ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ کی لعنت مجھ پر اور میری اولاد پر ہو۔ اور اللہ تعالیٰ اس کام کو جو میں نے شروع کیا ہوا ہے تباہ و برباد کردے۔

میں یہ اعلان آج نہیں کرتا۔ بلکہ ہمیشہ میں نے اس عقیدہ کا اعلان کیا ہے۔ اور سب سے بڑا ثبوت اس کا یہ ہے کہ میں بیعت کے وقت ہر مبایع سے اقرار لیتا ہوں۔ کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کریگا۔ مولوی محمد علی صاحب بھی میرے اس عقیدہ اور میرے اس فعل سے اچھی طرح واقف ہیں۔ باوجود اس کے مولوی صاحب کا اور ان کے رفقاء کا یہ شائع کرنا۔ کہ میں ختم نبوت کا منکر ہوں۔ تقویٰ اور دیانت کے خلاف فعل ہے۔ اور ہر شریف انسان ان کے اس فعل پر انہیں ملامت کریگا۔

مولوی صاحب یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ چونکہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی مانتا ہوں۔ اس لئے ثابت ہوا۔ کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا منکر ہوں۔ کیونکہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایسا نبی ہرگز نہیں مانتا۔ کہ ان کے آنے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت ختم ہوگئی ہو۔ اور آپ کی شریعت منسوخ ہوگئی ہو۔ بلکہ میرا یہ عقیدہ ہے۔ اور ہر ایک جس نے میری کتب کو پڑھا ہے۔ یا میرے عقیدہ کے متعلق مجھ سے زبانی گفتگو کی ہے جانتا ہے۔ کہ میں حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک امتی مانتا ہوں۔ اور آپ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت اور آپ کے احکامات کے ایسا ہی ماتحت مانتا ہوں جیسا کہ اپنے آپ کو یا کسی اور مسلمان کو۔ بلکہ میرا یہ یقین ہے۔ کہ مرزا صاحب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات کے جس قدر تابع اور فرمانبردار تھے۔ اس کا ہزارواں حصہ اطاعت بھی دوسرے لوگوں میں نہیں ہے۔ اور آپ کی نبوت ظلی اور تابع نبوت تھی۔ جو آپ کو امتی ہونے سے ہرگز باہر نہیں نکالتی تھی۔ اور میں یہ بھی مانتا ہوں۔ کہ آپ کو جو کچھ ملا تھا۔ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ اور آپ کے فیض سے ملا تھا۔ پس باوجود اس عقیدہ کے میری نسبت یہ کہنا۔ کہ میں چونکہ مرزا صاحب کو نبی مانتا ہوں۔ اس لئے گو میں منہ سے کہوں۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ میں جھوٹا اور دھوکے باز ہوں۔ خود ایک دھوکا ہے۔ اور مولوی صاحب اس امر کو خوب جانتے ہیں۔

میں مولوی صاحب سے پوچھتا ہوں۔ کہ اگر اس طرح کسی کے ایمان اور اس کے دعویٰ پر باوجود اس کے انکار کے حملہ کرنا جائز ہوتا ہے۔ تو پھر کیا میں جو مرزا صاحب کو امتی نبی مانتا ہوں۔ اور جس کے نزدیک مرزا صاحب کا یہی دعویٰ تھا۔ کیا میرا اور میری جماعت کا حق ہوگا۔ کہ چونکہ مولوی صاحب مرزا صاحب کو نبی نہیں مانتے۔ ہم ان کی نسبت یہ کہا کریں۔ کہ مولوی صاحب اور ان کے رفقاء مرزا صاحب کے منکر ہیں۔ اور اپنے آپ کو احمدی کہنے میں وہ دنیا کو دھوکا دے رہے ہیں۔

پھر میں پوچھتا ہوں۔ کہ غیر احمدی طبقہ جو علماء کے ماتحت ہے۔ ان کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ مردے زندہ ہو سکتے ہیں۔ اور انبیاء کو ایسی طاقت مل جاتی ہے۔ اور انسان بہ جسد عنصری آسمان پر جا سکتا ہے۔ اور اس عقیدہ کے ماتحت ان کا خیال ہے۔ کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام بھی مردے زندہ کیا کرتے تھے۔ اور پرندے بھی پیدا کیا کرتے تھے۔ اور جب یہود نے انہیں مارنا چاہا۔ تو اللہ تعالیٰ نے انہیں آسمان پر اٹھا لیا تھا۔ اور وہ اب تک وہاں زندہ موجود ہیں۔ لیکن ان لوگوں کے برخلاف آپ کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ اس قسم کے امور کا واقع ہونا تعلیم قرآنی کے خلاف ہے۔ تو اس صورت میں کیا مولوی صاحب یہ جائز سمجھیں گے۔ کہ غیر احمدی صاحبان مولوی صاحب کی نسبت جو ان امور کے قائل نہیں۔ یہ اعلان کریں۔ کہ وہ معجزات کے قائل نہیں ہیں۔ اور مولوی صاحب یہ جواب دیں۔ کہ میں معجزات کا قائل ہوں۔ البتہ اس تشریح کا پابند

بخار کا شدید حملہ،

۲۳ جولائی ڈلہوزی میں مجھ پر بخار کا شدید حملہ ہوا۔ ڈگری حرارت ۱۰۵ درجہ تک پہنچ جاتی رہی۔ نمونیہ کا شبہ تھا۔ اس لئے مجھے فوراً گورداسپور آنا پڑا۔ برادر عزیز شیخ محمد شفیع صاحب نے گورداسپور پہنچکر سول سرجن سے ٹیسٹ کرایا۔ انہوں نے بعد از تحقیقات یہ فیصلہ دیا۔ کہ نمونیہ نہیں ملیریا ہے۔ چنانچہ کئی روز تک گورداسپور میں ان کا علاج ہوتا رہا۔ تخفیف ہونے پر میں دار الامان پہنچ گیا۔ یہاں جناب حکیم مولوی قطب الدین صاحب کا علاج شروع ہے۔ جو کمال مہربانی اور توجہ سے میرا علاج فرما رہے ہیں۔ الحمد للہ اب بیماری میں بہت تخفیف ہے۔ مگر ابھی تک کچھ نہ کچھ اثر باقی ہے۔ دوست خاص طور پر صحت کلی کے لئے دعا فرمادیں۔ اس ناگہانی تکلیف کیوجہ سے ۳ اگست کا پرچہ بھی شائع نہ ہو سکا۔ اور اس پرچہ کو ڈبل شائع کرکے اس کمی کو پورا کیا جا رہا ہے۔ آئندہ انشاء اللہ باقاعدہ پرچہ پہنچتا رہیگا۔ دوستوں سے دعا کی پھر درخواست ہے۔ خاکسار:۔ محمد یوسف ایڈیٹر نور

KHILAFAT LIBRARY

نہیں ہوں۔ جو دوسرے لوگ کرتے ہیں۔ اور جو میرے نزدیک قرآن کریم کے خلاف ہے۔ پس مجھے معجزات کا منکر نہیں کہا جاسکتا۔

تو کیا مولوی صاحب یہی جواب ہماری طرف سے نہیں دے سکتے تھے۔ اور یہ خیال نہیں کر سکتے تھے۔ کہ گو ہمارا اور ان کا ختم نبوت کے مفہوم میں اختلاف ہے۔ لیکن یہ لوگ چونکہ اس امر کے مدعی ہیں۔ کہ انہیں ختم نبوت پر ایمان ہے۔ اس لئے انہیں خاتم النبیین کا منکر نہیں کہا جاسکتا۔ مگر یہ جواب تو مولوی صاحب کو تب سوجھتا۔ جب وہ عدل اور انصاف سے مسئلہ کی حقیقت پر غور کرنے کے لئے تیار ہوتے؛

پھر کیا مولوی صاحب اس امر کا جواب دینگے کہ ان کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر زندہ ماننا اور ان کی نسبت یہ یقین کرنا کہ وہ بغیر کھانے پینے کے آسمان پر بیٹھے ہیں۔ اور وہ پرندے پیدا کیا کرتے تھے۔ اور مردے زندہ کیا کرتے تھے۔ شرک ہے۔ یا نہیں۔ تو پھر کیا وہ اس امر کا اعلان کریں گے۔ کہ تمام مسلمان لا الٰہ الا اللہ دھوکے سے اور فریب سے پڑھتے ہیں۔ در اصل وہ سب کے سب مشرک ہیں۔ اور توحید کے منکر ہو کر کافر ہو چکے ہیں۔ اگر نہیں تو کیوں جب انہوں نے ہم پر ختم نبوت کے منکر ہونے کا الزام لگایا ہے۔ اور دھوکے باز ہونے کا فتوےٰ دے دیا ہے۔ اس لئے نہیں۔ کہ ہم ختم نبوت کا انکار کرتے ہیں۔ بلکہ اس لئے کہ ان کے نزدیک ختم نبوت کی جو تشریح ہے۔ ہم اس سے اختلاف رکھتے ہیں۔ تو کیا سبب ہے کہ غیر احمدیوں کی نسبت جو لا الٰہ الا اللہ تو کہتے ہیں۔ مگر شرک کی تعریف میں مولوی صاحب سے اختلاف رکھتے ہوئے وہ بعض ایسے امور کے قائل ہیں۔ جن کو مولوی صاحب شرک قرار دیتے ہیں۔ مولوی صاحب یہ اعلان نہیں کرتے۔ کہ یہ لوگ دھوکے سے لا الٰہ الا اللہ کہتے ہیں۔ ورنہ اصل میں یہ مشرک ہیں۔ کیا ایسا نہ کرنے کی یہی وجہ تو نہیں۔ کہ مولوی صاحب کے تمام کاموں کا گذارہ ہی ان لوگوں کے چندوں پر چلتا ہے۔ ورنہ ان کے اپنے ہم عقیدہ معدودے چند آدمی ہیں؛

پھر میں پوچھتا ہوں۔ کہ کیا مولوی صاحب اسی فتویٰ کو جو انہوں نے ہم پر چسپاں کیا ہے۔ کچھ اور لوگوں پر بھی چسپاں کرینگے۔ اگر وہ اس کے لئے تیار ہیں۔ تو سنیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا وہی مذہب ہے جو میرا ہے وہ فرماتی ہیں۔ قولوا خاتم النبیین ولا تقولوا لا نبی بعدہ یہ تو کہو۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ مگر یہ نہ کہو۔ کہ آپؐ کے بعد کوئی اور نبی نہیں۔ اب مولوی صاحب یہ فرمائیں۔ کیا حضرت عائشہ کی نسبت بھی وہ یہ اعلان کریں گے۔ کہ وہ خاتم النبیین کی منکر تھیں۔ اور لا نبی بعدہ کہنے سے منع کر کے جو انہوں نے خاتم النبیین کہنے کی تعلیم دی ہے۔ یہ محض نعوذ باللہ من ذالک لوگوں کو دھوکا دیا ہے۔ مولوی صاحب نے اپنی کتاب النبوۃ فی الاسلام میں اس احتمال کو تسلیم کر لیا ہے۔ کہ یہ قول حضرت عائشہؓ کا ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ کہا ہے۔ کہ اس صورت میں یہ قول ان کا مردود ہوگا۔ صفحہ ۱۱۷۔ مگر یہ فتویٰ نہیں دیا۔ کہ میں پھر حضرت عائشہؓ کو دھوکہ باز کہوں گا۔ اور کہوں گا کہ خاتم النبیین کہنے میں وہ لوگوں کو دھوکہ دے رہی تھیں۔ اسی طرح کیا مولوی صاحب ان بیسیوں بزرگان اسلام کو جنہوں نے غیر تشریعی نبوت کا دروازہ کھلا تسلیم کیا ہے۔ ختم نبوت کا منکر قرار دینگے۔ اور سب کی نسبت یہ اعلان کریں گے کہ وہ دھوکہ باز تھے۔ اور لوگوں کو فریب دے رہے تھے۔ اور تو خیر میں پوچھتا ہوں۔ کہ مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند جنہوں نے اپنے متعدد رسالوں میں غیر تشریعی نبوت کو جائز قرار دیا ہے۔ کیا مولوی صاحب ان کی نسبت اعلان کرینگے۔ کہ وہ ختم نبوت پر ایمان لانے کے دعویٰ میں جھوٹے تھے۔ اور دنیا کو فریب دے رہے تھے۔

اگر باوجود ان تشریحات کے مولوی صاحب ان کو دھوکہ باز نہیں کہتے۔ بلکہ نہیں کہہ سکتے۔ تو پھر اس عقیدہ کی بنا پر مولوی صاحب مجھے اور باقی احمدی جماعت کو دھوکہ باز کس طرح کہہ رہے ہیں۔ اور کیا ان کا یہ فعل خود دھوکہ نہیں۔ اور اس وجہ سے نہیں۔ کہ وہ اصل میں یہ چاہتے تھے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ عظیم الشان خدمت جو سترہ جون کے جلسوں کی شکل میں ظاہر ہوئی۔ مجھ سے اور میرے احباب کے ذریعہ سے نہ ہو۔ گویا ان کا دل میرے کینہ سے اس قدر بھرا ہوا ہے۔ کہ وہ اس کو تو پسند کر لیتے ہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت کے اظہار کیلئے کوشش نہ کی جائے۔ مگر اسے پسند نہیں کر سکتے۔ کہ کوئی اچھا کام میرے ذریعہ سے ہو؛

غیر احمدی صاحبان مولوی صاحب اور ان کے رفقاء کے نزدیک ختم نبوت کے منکر ہیں

اب میں دوسری بات کو لیتا ہوں جو یہ ہے۔ کہ مولوی صاحب اور ان کے رفقاء نے یہ دعویٰ کیا ہے۔ کہ ان کے نزدیک غیر احمدی فرقے ختم نبوت کے ماننے والوں میں سے ہیں۔ اور چونکہ میں ختم نبوت کا منکر ہوں۔ اس لئے میرا حق نہ تھا۔ کہ میں ختم نبوت کی تائید کا نام لیکر ان کو جلسے کرنے کی دعوت دیتا؛

میں یہ ثابت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ مولوی صاحب کا یہ دعویٰ کہ ان کے نزدیک عام مسلمان ختم نبوت کو مانتے ہیں۔ اور اس لئے ان کو ایک ختم نبوت کے منکر کے دھوکے سے بچانے کے لئے ان کے اخبار نے لوگوں کو متوجہ کیا تھا۔ ایک صاف اور واضح دھوکہ ہے۔ مولوی صاحب ہرگز

اظہار خوشی

مجھے اس کے اظہار میں خوشی ہے۔ کہ دوستوں نے نور کے دور جدید میں نور کے متعلق خاص توجہ سے کام لیا۔ میں ایسے دوستوں کا بے حد ممنون اور الحمد للہ کئی بار بارگاہ ایزدی میں ان کے حسنات دارین کیلئے اللہ کے حضور دعا کرنیکی توفیق پا سکا ہوں۔ اور انشاء اللہ آئندہ بھی انکے لئے دعا کرتا رہوں گا۔ مفصل رپورٹ عنقریب شائع ہو گی۔ انہیں سے بعض ایسے کرم فرما ہیں۔ جنہوں نے اپنے نام کے اظہار کی سخت ممانعت فرمائی ہے۔ اور وہ خواہیں بھی اپنے اسماء کا اظہار پسند نہیں فرماتے۔ لہذا ان کی ہدایت کے مطابق ایسے مہربانوں کے اسماء گرامی کو محفوظ رکھا جائے گا؛

KHILAFAT LIBRARY

غیر احمدیوں کو ختم نبوت کے ماننے والے نہیں مانتے۔ وہ انہیں اسی طرح ختم نبوت کے منکر قرار دیتے ہیں۔ جس طرح کہ مجھے اور میرے احباب کو اور اس کا ثبوت وہ حوالہ جات ہیں۔ جو انہوں نے اپنی کتاب النبوۃ فی الاسلام میں حضرت مسیح موعودؑ کی تحریروں سے نقل کئے ہیں۔ میں ان میں سے چند ذیل میں درج کرتا ہوں:

"اور سب حدیثیں اس امر پر متفق ہیں۔ کہ مسیح موعودؑ اس امت میں سے ہوگا۔ کیونکہ نبوت ختم کر دی گئی ہے۔ اور ہمارے رسول خاتم النبیین ہیں"

(تحفہ بغداد صـ۲۷ النبوۃ فی الاسلام مصنفہ مولوی محمد علی صاحب صـ۳ ضمیمہ)

"ساتھ ہی یہ بھی سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ جب ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ تو کوئی شک نہیں۔ کہ جو شخص اس مسیح کے نزول پر ایمان لاتا ہے۔ جو بنی اسرائیل کا نبی ہے۔ وہ خاتم النبیین کا کافر ہے"

(ترجمہ تحفہ بغداد صـ۲۸ النبوۃ فی الاسلام مصنفہ مولوی محمد علی صاحب صـ۳ ضمیمہ)

"پس کچھ شک نہیں۔ کہ اس عقیدہ کو یعنی آسمان سے مسیح کے نزول پر ایمان لانے کو نہ ایک بیماری بلکہ کئی بیماریاں لگی ہوئی ہیں۔ قرآن کی بینات کے مخالف ہے۔ ختم نبوت کے امر کی تکذیب کرتا ہے اور قوم عرب کے محاورات کے منافی پڑا ہوا ہے"

(نور الحق حصہ اول صـ۵۱ ترجمہ النبوۃ فی الاسلام مصنفہ مولوی محمد علی صاحب صـ۷ ضمیمہ)

"خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔ اور حدیث میں ہے لا نبی بعدی اور باوجود ہمہ حضرت مسیح کی وفات نصوص قطعیہ سے ثابت ہو چکی۔ ہذا دنیا میں ان کے دوبارہ آنے کی امید طمع خام اور اگر کوئی اور نبی نیا یا پرانا آوے۔ تو ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیونکر خاتم الانبیاء ہیں"

(ایام الصلح صـ۱۴۶ النبوۃ فی الاسلام مصنفہ مولوی محمد علی صاحب صـ۹ ضمیمہ)

"ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم الانبیاء ہونا بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت کو ہی چاہتا ہے۔ کیونکہ آپ کے بعد اگر کوئی دوسرا نبی آ جائے۔ تو آپ خاتم الانبیاء نہیں ٹھہر سکتے۔ اور نہ سلسلہ وحی نبوت کا منقطع متصور ہو سکتا ہے۔ اور اگر فرض بھی کر لیں۔ کہ حضرت عیسیٰ امتی ہو کر آئیں گے۔ تو شان نبوت تو ان سے منقطع نہیں ہوگی گو امتیوں کی طرح وہ شریعت اسلام کی پابندی بھی کریں۔ مگر یہ تو نہیں کہہ سکتے۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کے علم میں نبی نہیں ہونگے۔ اور اگر خدا تعالیٰ کے علم میں وہ نبی ہونگے تو وہی اعتراض لازم آیا۔ کہ خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک نبی دنیا میں آ گیا۔ اور اس میں آنحضرت صلعم کی شان کا استخفاف ہے۔ اور نص صریح قرآن کی تکذیب لازم آتی

(ایام الصلح صـ۱۴۶ النبوۃ فی الاسلام مصنفہ مولوی محمد علی صاحب ضمیمہ صـ۹)

قولہ: مسیح نبی ہو کر نہیں آئے گا۔ امتی ہو کر آئے گا۔ مگر نبوت اس کی شان میں مضمر ہوگی۔ اقول: جبکہ شان نبوت اس کے ساتھ ہوگی۔ اور خدا کے علم میں وہ نبی ہوگا۔ تو بلاشبہ اس کا دنیا میں آنا ختم نبوت کے منافی ہوگا"

(ایام الصلح صـ۱۶۳، ۱۶۴ النبوۃ فی الاسلام ضمیمہ صـ۱۰)

"قرآن شریف جیسا کہ آیت ...... الیوم اکملت لکم دینکم اور آیت ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین میں صریح نبوت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کر چکا ہے۔ اور صریح لفظوں میں فرما چکا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ جیسا کہ فرمایا ہے۔ کہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔ لیکن وہ لوگ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دوبارہ دنیا میں واپس لاتے ہیں۔ ان کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ وہ بدستور اپنی نبوت کیساتھ دنیا میں آئیں گے۔ اور برابر پینتالیس برس تک جبرئیل علیہ السلام وحی نبوت لیکر نازل ہوتا رہیگا۔ اب بتلاؤ کہ ان کے عقیدہ کے موافق ختم نبوت اور ختم وحی نبوت کہاں باقی رہا۔ بلکہ ماننا پڑا۔ کہ خاتم الانبیاء حضرت عیسیٰ ہیں"

(تحفہ گولڑویہ صـ۸۳ النبوۃ فی الاسلام صـ۱۲)

یہ حوالجات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے ہیں۔ اور انہیں مولوی محمد علی صاحب نے اپنی کتاب النبوۃ فی الاسلام میں نقل کیا ہے۔ اور میں نے اس لئے کہ جو چاہے جہاں سے دیکھ لے۔ دونوں کتب کے صفحات کے حوالے دیدیئے ہیں۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے بھی اور مولوی صاحب کی کتاب کے بھی ان حوالہ جات سے مندرجہ ذیل مطالب بوضاحت ثابت ہوتے ہیں:

اول: مسیح ناصری کی آمد پر ایمان لانا ختم نبوت کے منافی ہے۔

دوم: جو شخص مسیح ناصری کے نزول پر ایمان لاتا ہے۔ وہ خاتم النبیین کا کافر ہے۔ اور ختم نبوت کی تکذیب کرتا ہے۔

سوم: اگر کوئی شخص یہ عقیدہ بھی رکھے۔ کہ حضرت مسیح ناصری نبی نہیں بلکہ امتی ہو کر دوبارہ دنیا میں آئیں گے۔ تب بھی وہ ختم نبوت کا انکار ہی کرتا ہے۔

چہارم: حضرت مسیح کی دوبارہ آمد کے عقیدہ رکھنے والے کے نزدیک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین نہیں ہیں۔ بلکہ مسیح ناصری ہیں۔

یہ چار نتائج جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالوں سے نکلتے ہیں۔ صاف بتاتے ہیں۔ کہ آپ کے عقیدہ کے رو سے وہ تمام لوگ جو حضرت مسیح ناصری کی دوبارہ آمد کے قائل ہیں

ہماری ترقی کا راز

ذرا سا شبہ ہونے پر دو صد روپیہ کا سرمہ فی الفور تلف کیا گیا

ہماری ترقی کا راز یہی ہے۔ کہ ذرا سے شبہ ہونے پر بھی پبلک کو خراب چیز نہیں دینا چاہتے۔ اسی تولہ سرمہ تیار کیا گیا۔ آندھیوں کے دن تھے۔ ہمیں شبہ ہوا۔ کہ کسی وجہ سے اس میں کچھ گرد پڑ گئی ہے۔ چنانچہ تیار کرنے کے بعد حسب دستور سب سے پہلے ہم نے خود استعمال کیا۔ اور معلوم ہوا۔ کہ اس میں کچھ گرد کا اثر ہے۔ لہذا یہ اسی تولہ سرمہ دو روز قبل دیواروں پر اشتہار چسپاں کرنے کے بعد ۹ جولائی بوقت ۵ بجے شام پبلک کے سامنے تلف کیا گیا ...... اس سے آپ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ نور اینڈ سنز کس احتیاط سے اپنی ادویات تیار کرتی ہے۔ اور ہمارا دعویٰ ہے کہ ہندوستان میں شائد ہی کسی دواخانہ میں ایسی احتیاط کو مدنظر رکھا جاتا ہوگا۔

مینجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان

KHILAFAT LIBRARY

خواہ انہیں نبی بنا کر اتارتے ہوں۔ خواہ امتی بنا کر۔ ہر حال ختم نبوت کے منکر اور خاتم الانبیاء کے کافر ہیں۔ اور چونکہ مسلمانوں کا بیشتر حصہ بلکہ یوں کہنا چاہیئے۔ کہ ان میں سے ننانوے فیصدی اسی عقیدہ کے قائل ہیں۔ پس اوپر کے حوالجات کے رو سے جو مولوی محمد علی صاحب نے اپنی کتاب النبوۃ فی الاسلام میں نقل کئے ہیں۔ یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ تمام غیر احمدی فرقہ جات بہ حیثیت فرقہ کے ختم نبوت کے منکر ہیں۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے۔ اور جب مولوی صاحب کے عقیدہ کی رو سے تمام غیر احمدی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتم النبیین نہیں مانتے۔ تو پھر وہ بتائیں۔ کہ ان کا یہ لکھنا۔ کہ :۔

"جب میاں صاحب اور ان کے مرید آنحضرت صلعم پر نبوت کو ختم نہیں مانتے۔ تو یوم خاتم النبیین سے لوگوں کو دھوکا ہوگا یا نہیں۔ کیونکہ عام مسلمان خاتم النبیین کے معنی یہی جانتے ہیں۔ کہ نبوت آنحضرت صلعم پر ختم ہو گئی۔ اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔" پیغام صلح ۲۷ر جولائی ۱۹۲۸ء صفحہ اوّل کالم تین۔ سراسر غلط اور مغالطہ دہی میں شامل ہے یا نہیں +

مولوی محمد علی صاحب کا فرض ہے۔ کہ وہ پہلے حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کے ان حوالہ جات کو رد کریں۔ جو خود ان کی کتاب میں منقول ہیں۔ اور اس کے بعد یہ دعویٰ کریں۔ کہ مسلمان رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین ان معنوں سے مانتے ہیں۔ کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ بلکہ ان معنوں میں مانتے ہیں۔ کہ آپ کے بعد پرانے نبیوں میں سے ایک نبی آئے گا۔ اور ان کے عقیدہ اور ہمارے عقیدہ میں صرف یہ فرق ہے۔ کہ وہ تو یہ مانتے ہیں۔ کہ ایک ایسا نبی آپ کے بعد آئے گا۔ جس نے نبوت آپ کی اطاعت سے حاصل نہیں کی ہوگی۔ اور ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ ایسا نبی کوئی نہیں آئے گا۔ بلکہ پیشگوئی ایسے نبی کے متعلق تھی جس نے اپنے تمام کمالات رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فیض سے اور آپ کی اتباع میں حاصل کرنے تھے۔ اور جس کا کام محض بیان علوم قرآنیہ اور اشاعت اسلام اور احیاء قوائے روحانیہ تھا۔ پس ختم نبوت کے جلسہ میں دوسرے فرقوں کو دعوۃ اتحاد دیکر ہم نے دنیا کو دھوکا نہیں دیا۔ بلکہ اپنے عقیدہ کے مطابق اعلان کیا۔ اور اس امر میں اشتراک عمل کی دعوت دی۔ جس میں ہمارا دوسرے فرقہ ہائے اسلام سے آپ لوگوں کی نسبت بہت زیادہ اتحاد ہے۔ ہاں جب آپ نے لوگوں پر یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی۔ کہ گویا آپ کے عقیدہ کی رو سے دوسرے فرقے رسول اللہ کو خاتم النبیین ماننے والے ہیں تو آپ نے ایک صریح غلط بیانی کی۔ ورنہ اصل عقیدہ آپ کا یہی ہے۔ کہ تمام مسلمان فرقے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے۔ اور صرف آپ اور آپ کے چند ساتھی اور چند ایسے نو تعلیم یافتہ لوگ جو آمد مسیح کے ہی منکر ہیں۔ ختم نبوت کے قائل ہیں۔

گو اس جگہ یہ بحث نہیں۔ کہ ہمارا عقیدہ درست ہے۔ یا نہیں۔ بلکہ بحث یہ ہے۔ کہ کیا مولوی صاحب کے عقیدہ کے رو سے فی الواقع ہم ختم نبوت کے منکر ہیں۔ اور دوسرے مسلمان فرقے اس کے ماننے والے ہیں۔ لیکن چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک حوالہ میں یہ بھی ذکر آیا ہے کہ خواہ نئے نبی کی آمد کا کوئی ماننے والا ہو یا پرانے نبی کی آمد کا وہ ختم نبوت کا منکر ہے۔ اس لئے میں ضمناً یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ اس سے ہمارے عقیدہ پر کوئی زد نہیں پڑتی۔ کیونکہ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"صرف اس نبوت کا دروازہ بند ہے۔ جو احکام شریعت جدیدہ ساتھ رکھتی ہو۔ یا ایسا دعویٰ ہو۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے الگ ہو کر دعویٰ کیا جائے لیکن ایسا شخص جو ایک طرف اس کو خدا تعالےٰ اس کی وحی میں امتی بھی قرار دیتا ہے۔ پھر دوسری طرف اس کا نام نبی بھی رکھتا ہے۔ یہ دعویٰ قرآن شریف کے احکام کے مخالف نہیں ہے۔ کیونکہ نبوت بباعث امتی ہونے کے دراصل آنحضرت کی نبوت کا ایک ظل ہے۔ کوئی مستقل نبوت نہیں ہے۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صـ۱۸۱)

اور ہم لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی مانتے ہیں۔ تو اوپر کی تشریح کے ساتھ ہی مانتے ہیں۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ جات کا ہم پر کوئی مخالف اثر نہیں پڑتا۔

اس کے بعد میں پھر اصل مضمون کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ میں بتا چکا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ جات سے ثابت ہے۔ کہ مسیح کی آمد کا عقیدہ رکھنے والا ختم نبوت کا منکر ہے۔ پس جب تک مولوی صاحب اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں۔ انہیں اس امر کا اقرار کرنا پڑیگا۔ کہ تمام غیر احمدی خواہ وہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتے ہوں ختم نبوت کے منکر ہیں۔ اور ان کا یہ ظاہر کرنا کہ ان کے عقیدہ کے رُو سے عام مسلمان ختم نبوت کے قائل ہیں۔ مغالطہ دہی سے زیادہ نہیں ۔

گو اوپر کی تحریرات کے بعد مولوی صاحب اس بات کی پناہ نہیں لے سکتے۔ کہ نئے نبی اور پرانے نبی کی آمد کے عقیدہ میں فرق ہے۔ اور جو لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہوں کہ پرانے نبیوں میں سے کوئی نبی آئے گا۔ وہ تو ختم نبوت کا قائل ہے۔ اور جو یہ عقیدہ رکھے۔ کہ اسی امت میں سے ایک شخص کو اسلام کے قیام کے لئے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض سے نبی کا نام دیا جائیگا۔ وہ ختم نبوت کا منکر ہے۔ لیکن اگر وہ ایسا کریں۔ تو میں انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک اور حوالے کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ یہ حوالہ بھی انہوں نے اپنی کتاب النبوۃ فی الاسلام میں نقل کیا ہے۔ اور وہ یہ ہے :۔

"قرآن شریف میں مسیح ابن مریم کے دوبارہ آنے کا تو کہیں بھی ذکر نہیں۔ لیکن ختم نبوت کا بکمال تصریح ذکر ہے۔ اور پرانے یا نئے نبی کی تفریق کرنا یہ شرارت ہے۔ نہ حدیث میں نہ قرآن میں یہ تفریق موجود ہے اور حدیث لا نبی بعدی میں بھی یہی نفی عام ہے"

(ایام الصلح صـ۱۴۶)

اس حوالہ سے ثابت ہے۔ کہ جو شخص یہ فرق کرے کہ پرانے نبی کی واپسی کا عقیدہ رکھنے والا تو ختم نبوت کا قائل ہے۔ اور نئے نبی کی آمد کا عقیدہ رکھنے والا کافر ہے۔ وہ شرارتی ہے ۔

مگر شائد مولوی صاحب کی اور ان کے متبعین کی حضرت مسیح موعودؑ کے حوالہ جات سے تسلی نہ ہو۔ کیونکہ وہ خود مجتہد اعظم ہیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

KHILAFAT LIBRARY

کی صریح تحریر کے بعد کہ مسیح کا بن باپ ہونا ہماری عقیدہ میں شامل ہے۔ وہ اس کے خلاف تعلیم دے رہے ہیں۔ اور جب کہ ان کے نزدیک مرزا صاحب محض ایک مجدد ہیں تو پھر ان کی تحقیق کے خلاف اور ان کے عقیدے کے مبائن عقیدے رکھنے میں ان کے نزدیک کوئی ہرج بھی نہیں ہوگا۔ جس کا ثبوت یہ ہے۔ کہ حضرت عمرؓ سے جو مولوی صاحب کے نزدیک سب سے پہلے مجدد تھے۔ اور ان کے محدث ہونے کی خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہادت دی تھی۔ کئی مسائل میں صحابہ نے اختلاف کیا ہے۔ اور آج تک لوگ اختلاف کرتے چلے جاتے ہیں۔ اس لئے میں خود مولوی صاحب کی اپنی ہی ایک تحریر جو کسی پرانے زمانہ کی نہیں۔ بلکہ قریب کے زمانہ کی ہی پیش کرتا ہوں۔ جس سے انہیں معلوم ہو جائے گا کہ تھوڑا عرصہ پہلے ان کا بھی یہی عقیدہ تھا۔ کہ غیر احمدی ختم نبوت کے منکر ہیں۔ اور یہ کہ نئے اور پرانے نبی کی آمد کے عقیدوں میں نتیجہ کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں ہے۔ مولوی صاحب اپنے رسالہ موسومہ بہ دعوۃ عمل میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"قرآن شریف تو نبوت کو آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پر ختم کرتا ہے۔ مگر مسلمانوں نے اس اصولی عقیدہ کے بالمقابل یہ خیال کر لیا ہے۔ کہ ابھی آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد حضرت عیسیٰ جو نبی ہیں۔ وہ آئیں گے اور یہ بھی نہ سوچا۔ کہ جب نبوت کا کام تکمیل کو پہنچ چکا۔ اس لئے نبوت ختم ہو چکی۔ تو اب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی کس طرح آسکتا ہے۔ خواہ پرانا ہو یا نیا۔ نبی جب آئے گا۔ نبوت کے کام کے لئے آئیگا۔ اور جب نبوت کا کام ختم ہو گیا۔ تو نبی بھی نہیں آسکتا۔ پرانے اور نئے سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔ صہ ۱۲

پھر صفحہ ۱۳ پر لکھتے ہیں۔ کہ مسلمانوں نے عقیدہ بنا لیا۔ کہ حضرت عیسیٰ جنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے نہیں۔ بلکہ براہ راست اللہ تعالےٰ سے تعلیم حاصل کی ہے۔ وہ اس امت کے معلم بنیں گے۔ اور یوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شاگردی سے یہ اُمت نکل جائے گی"۔

اس حوالہ سے ظاہر ہے۔ کہ اوّل مولوی صاحب کے نزدیک عام مسلمانوں کا عقیدہ ختم نبوت کے عقیدہ کے مقابل پر ہے۔ یعنی متضاد اور مخالف ہے۔ دوّم۔ مولوی صاحب کے نزدیک یہ عقیدہ کہ کوئی پرانا نبی دوبارہ دنیا میں آئے گا۔ اور یہ عقیدہ رکھنا کہ کوئی نیا نبی آئے گا۔ ان میں کچھ فرق نہیں۔ یہ دونوں عقیدے ایک ہی طرح ختم نبوت کے عقیدہ کو ردّ کرنے والے ہیں۔ سوم۔ مسلمانوں کے عقیدہ نزول مسیح کے رو سے امت محمدیہ امت محمدیہ نہ رہیگی یعنی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت ختم ہو جائیگی اب اس عقیدہ کے بعد مولوی صاحب کا ۲۷ رجولائی ۱۹۲۸ء کے پیغام صلح میں یہ فرمانا۔ کہ مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہو گئی۔ اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ صرف ہمارے خلاف لوگوں کو بھڑکانے کے لئے ایک چال اور خلاف ضمیر عقیدہ کا اظہار نہیں۔ تو اور کیا ہے۔ کیا یہ غضب نہیں۔ کہ ابھی کچھ عرصہ پہلے تو مولوی صاحب کے نزدیک تمام مسلمان ختم نبوت کے منکر تھے۔ اور ان کے عقائد اُمت محمدیہ کو آنحضرت کی امت سے نکال رہے تھے۔ لیکن ۱۷ ار جون کے جلسہ کی تحریک کا ہونا تھا۔ کہ مولوی صاحب کی آنکھیں کھل گئیں۔ اور انہیں معلوم ہو گیا۔ کہ سب مسلمان تو ختم نبوت کے قائل ہیں۔ اور یہ مبائع احمدی ختم نبوت کے منکر ہیں۔ ان کے ساتھ ملکر کہیں دوسروں کے بھی عقیدے خراب نہ ہو جائیں۔ کیا یہ تغیر غیر معمولی نہیں ہے کیا یہ تبدیلی موجب حیرت نہیں ہے۔ کیا اس کی وجہ صرف یہی نہیں ہے۔ کہ مولوی صاحب میرے بغض کی وجہ سے اس تحریک کو ناکام بنانا چاہتے تھے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت پر جو ان کے دل میں یقیناً ہوگی۔ ایک ساعت کے لئے میرا بغض غالب آگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ میں تو اب بھی دعا کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ انہیں اس امر سے محفوظ رکھے کہ ان کا دل ہمیشہ کے لئے ان کے جرم کی سزا میں محبت رسول سے محروم رہ جائے۔

شائد مولوی صاحب یہ فرمائیں۔ کہ گو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ لکھا ہے۔ کہ مسیح کے نزول کو ماننا ختم نبوت کے خلاف ہے۔ اور گو میں نے بھی اسی عقیدہ کی تصدیق کی ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ فی الواقعہ وہ لوگ ختم نبوت کے منکر ہیں۔ بلکہ صرف یہ مطلب ہے۔ کہ ان کا عقیدہ حقیقت ختم نبوت کے خلاف ہے۔ اور اس قسم کے حقائق کے اظہار سے یہ لازم نہیں آتا۔ کہ ہم کسی کو فی الواقعہ اس عقیدہ کا منکر قرار دے دیں۔ پس چونکہ غیر احمدی تسلیم کرتے ہیں کہ رسول اللہ خاتم النبیین ہیں۔ اس لئے ہم بھی انہیں خاتم النبیین کا ماننے والا قرار دیتے ہیں۔ اگر مولوی صاحب یہ فرمائیں تو میں ان سے سوال کروں گا۔ کہ جب کہ نئے اور پرانے نبی کی آمد کے معتقدوں کو وہ خود برابر قرار دے چکے ہیں۔ اور ان عقیدوں میں انہیں کچھ فرق نظر نہیں آیا۔ تو یہی وسعت حوصلہ انہوں نے ہمارے حق میں کیوں نہ دکھائی کیا انہیں کوئی ایسی تحریر میری ملی تھی۔ جس میں میں نے یہ لکھا تھا۔ کہ ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ اور اگر ایسی تحریر انہیں نہیں ملی۔ بلکہ انہوں نے ہمارے عقائد پر قیاس کیا تھا۔ اور ان کے نزدیک ہم اور غیر احمدی جیسا کہ ان کی تحریرات سے میں ثابت کر چکا ہوں۔ ایک ہی کشتی میں سوار ہیں۔ اور دونوں بقول ان کے صرف منہ سے ختم نبوت کے اقراری ہیں۔ تو پھر انہوں نے دونوں سے سلوک میں فرق کیوں کیا۔ اور ایک کو ختم نبوت کا ماننے والا اور ایک کو منکر کیوں قرار دیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس فیصلہ کو کیوں طاق نسیان پر رکھدیا۔ کہ "پرانے اور نئے نبی کی تفریق کرنا شرارت ہے"۔

حق یہ ہے۔ کہ مولوی صاحب اور ان کے رفقاء دل میں تو دونوں ہی کو خاتم النبیین کا ماننے والا ہی سمجھتے ہیں۔ اور اپنی پہلی تحریروں میں دونوں ہی کو منکر قرار دے چکے ہیں۔ لیکن اس موقعہ پر اس خوف سے کہ کہیں ۱۷ ار جون کے جلسوں کی تحریک کامیاب نہ ہو جائے انہوں نے یہ درمیانی راستہ نکالا۔ کہ جو کثیر التعداد جماعتیں ہیں۔ جن سے انہیں چندے ملتے رہیں۔ انہیں تو انہوں نے اپنی پہلی تحریروں کے خلاف ختم نبوت کا ماننے والا قرار دے لیا۔ اور ہم لوگ جو تعداد میں تھوڑے ہیں۔ اور ہم

سے کچھ وصول ہونے کی انہیں امید نہیں ہے۔ ہاں انہوں نے ختم نبوت کا منکر قرار دے لیا۔ لیکن حق یہ ہے۔ کہ گو ہم میں سے ہر ایک کا یہ حق ہے۔ کہ وہ دوسرے کی نسبت یہ کہدے۔ کہ اس کا عقیدہ حقیقت ختم نبوت کے منافی ہے۔ لیکن جو شخص یہ کہتا ہے۔ کہ مسلمانوں میں سے کوئی فرقہ بھی ایسا ہے۔ کہ وہ ختم نبوت کا ایسے رنگ میں منکر ہے کہ اس حق ہی نہیں۔ کہ وہ دوسرے مسلمانوں سے ملکر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت کے قیام کے لئے کوشش کر سکے وہ جھوٹا اور مفتری ہے۔ اور اسلام اور مسلمانوں کی تباہی کا ذمہ وار ہے۔ واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین ۵

خاکسار: مرزا محمود احمد (خلیفۃ المسیح ثانی) ۲۸ جولائی ۱۹۲۸ء

نور کا نور محمدی نمبر

KHILAFAT LIBRARY

مکرم بابو غلام محی الدین صاحب سب پوسٹ ماسٹر بلہ کی یہ تجویز قابل قدر ہے۔ کہ نور کا نور محمدی نمبر بڑی شان سے نکالا جائے۔ میں اس کے لئے بفضل خدا آمادہ ہوں۔ اس سے بڑھکر اور کونسا کار خیر ہو سکتا ہے۔ اور انشاء اللہ یہ "نور محمدی نمبر" ہر طرح اپنی نظیر آپ ہی ہوگا۔ کیونکہ اللہ کے کرم سے اس کے مضامین کا بیشتر حصہ سکھوں۔ سناتنیوں۔ آریوں۔ عیسائیوں وغیرہ کے مضامین پر مشتمل ہوگا اور ہندوؤں کے گرنتھوں اور عیسائیوں وغیرہ کے الہامی کتب کے بہترین اقتباسات انشاء اللہ اس نمبر کی شان کو اور بھی دوبالا کر دینگے۔ مگر شرط یہ ہے۔ کہ کم از کم پانچہزار درخواستیں پیشگی پہنچ جانی چاہئیں۔ یکصد کاپی کیلئے سب سے پہلے بابو غلام محی الدین صاحب نے آرڈر دیکر اس کار خیر کی ابتدا کر دی ہے۔ ۹۹ اور ایسے ہی مہربانوں کی ضرورت ہے۔ جو اسلامی شان اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقار کے لئے اپنے دل میں ایک خاص سوز رکھتے ہوں۔ قیمت فی پرچہ ۸ر ہوگی۔ بابو صاحب موصوف کا اصل خط درج ذیل ہے:۔

مکرمی حضرت شیخ صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بندہ بخریت ہے اور آپ کی خیریت اللہ پاک سے نیک مطلوب۔ جملہ ناظرین نور سے التماس ہے۔ کہ آؤ ہم ملکر غور و فکر کے بعد اور دعاؤں سے کام لے کر اس بات کا عزم مصمم کر لیں۔ کہ کس طرح اخبار نور کو دلچسپ بنایا جاوے۔ اس میں عمدہ عمدہ مذہبی مضامین شائع کئے جاویں۔ اولیاء اللہ کی سوانح عمریاں مطالعہ کر کے اس میں عمدہ عمدہ اقتباس درج کئے جاویں۔ تاکہ سکھ لوگ ان بزرگوں کے حالات پڑھکر اپنے گورو نانک جی مہاراج کی طرح اسلام پر فدا ہوں۔ اور ان کے دلوں میں اسلام کی محبت پیدا ہو۔ مضامین آسان فہم عبارت میں ہوں۔ احمدی جماعت کی عالم عورتیں خواتین اسلامیہ کی سوانح عمریوں سے دلچسپ اقتباس ارسال فرماویں۔ جس طرح اخبار الفضل قادیان نے پیارے رسول عربی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے حالات خاص نمبر میں شائع کئے ہیں۔ اسی طرح حضرت شیخ محمد یوسف صاحب مہربانی کر کے حضرت گورو نانک صاحب کے اقوال نبی کریم کی مدح میں۔ قرآن پاک کی مدح میں۔ درود شریف کی مدح میں کلمہ کی تعریف میں۔ نماز کی تعریف میں۔ مسلم مردے کی نماز جنازہ میں۔ مسجد میں جا کر پانچوں وقت نماز پڑھنے کی خصوصیت میں۔ شریعت اسلام کی تعریف میں۔ حج کی تعریف میں۔ فوت شدہ بزرگان اسلام یا اولیاء اللہ کی تعظیم میں۔ مرشد کامل کی تعریف میں۔ غرضیکہ ایڈیٹر نور کے ہاتھوں سے ایک مختصر مگر جامع کوزے میں دریا بند کی موافق مضمون نکلے اور کیا ہندو اور کیا مسلمان پکار اٹھیں۔ اور پڑھکر واہ واہ آفرین آفرین کہہ اٹھیں۔ آپ کے ہاتھوں سے جو مضمون نکلے۔ اس میں چولہ صاحب کی تصویر بھی ہو۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کتاب ست بچن میں جو اشعار مذکور فرمائے ہیں۔ وہ بھی ہوں۔ تاکہ نظم چولہ صاحب کو عام مسلمان پڑھکر گورو نانک صاحب کی خدمات اسلامیہ کی داد دیں۔ اگر نور کا ایسا نمبر شائع ہو سکے۔ تو خاکسار راقم الحروف کو خاص خوشی ہوگی۔ اس خاص نمبر کا نام نور محمدی نمبر ہو۔ قیمت فی پرچہ ۸ر ہو۔ ہزاروں کی تعداد میں چھپے۔ بلکہ یا اللہ کوئی دن وہ بھی ہو کہ سکھ اس خاص نور محمدی نمبر کو خریدنے کے لئے پروانہ کی طرح قادیان کی طرف رجوع کریں۔ اور نور بلڈنگ کی ملحقہ مسجد میں ہزاروں کی تعداد میں سکھوں کا مقدس اجتماع دیکھوں۔ نور چلہ کشی کی حالت میں ہے۔ نور کا دفتر مسجد کے پاس ہی واقع ہے گورو صاحب نے بحالت چلہ کشی اولیاؤں کے مزارات پر مسجد کی حاضری کو خاص طور پر لازمی سمجھا ہے۔ چلہ ملتان کو غور سے دیکھو چلہ کش چند قدم کے فاصلے پر نماز پڑھکر پھر اپنے چلہ پر آبیٹھتا ہے۔ لیکن نماز کو نہیں چھوڑتا۔ تارک نماز کی وہ بری طرح ہجو کرتے ہیں۔ میں نے سرسہ جا کر دیکھا۔ کہ ایک چھوٹی سی کوٹھری (خلوت خانہ) ہے۔ جس میں بیٹھکر وہ قرآن مجید۔ درود شریف۔ استغفار کا وظیفہ فرمایا کرتے تھے ؎

پرندے بھی آرام کر لیتے تھے
مجانین بھی یہ کام کر لیتے تھے
مگر وہ تو اک دم نہ کرتا قرار
ادا کر دیا عشق کا کاروبار
کسی نے یہ پوچھی تھی عاشق سے بات
وہ نسخہ بتا جس سے جاگے تو رات
کہا نیند کی دوا ہے سوز و درد
مگر کہاں نیند جب غم کرے چہرہ زرد
وہ آنکھیں نہیں جو کہ گریاں نہیں
وہ خود دل نہیں جو کہ بریاں نہیں
تو انکار سے وقت کھوتا ہے کیا
تجھے کیا خبر عشق ہوتا ہے کیا
مگر مجھ سے پوچھو او میرے دل سے یہ حال
مگر کون جانے بجز عشق باز
جو برباد ہوتا کرے اختیار
خدا کے لئے ہے وہی بختیار
جو اس کے لئے کھوتے ہیں پاتے ہیں
جو مرتے ہیں وہ زندہ ہو جاتے ہیں
وہ جان اس کی راہ میں فدا کرتے ہیں
وہ ہر لحظہ سو سو طرح مرتے ہیں
وہ کھوتے ہیں سب کچھ بصدق وصفا
مگر اس کی ہو جائے حاصل رضا
اسی فکر میں رہتے ہیں روز و شب
کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب

اسے دے چکے جان و مال بار بار
ابھی فکر دل میں ہے کہ ہیں نابکار
قربان جاؤں گورو نانک صاحب کی لگن حق پر۔

اسلام کو پبلک میں دلچسپ بنانے کے لئے وہ کونسی نیک راہ اختیار نہیں کرتا۔ انہیں ہم سے جدا اور جدا ہوئے سینکڑوں برس ہو گئے۔ مگر ہم میں دعا مانگ رہا ہے۔ اور ہمیں سبق سکھلاتا ہے۔ کہ ہر مشکل کے وقت دعا کرو۔ (ثبوت کے لئے میں گواہی دیتا ہوں)۔ یا اللہ (ملتان والی دعا) کہ اے خدا تو نور محمدی کو دنیا میں تازہ بتازہ رکھ اور اسلام کو پھیلا۔ اور عربی زبان مسلمان سیکھیں۔ اور قرآن جو عربی زبان میں ہے۔ اس کا ترجمہ پڑھیں۔ کیونکہ اللہ کو عربی زبان بہت پیاری ہے۔ وھذا لسان عربی مبین۔ فیہ شفاء و رحمۃ۔ اور یہ زبان عربی اللہ کو بہت پیاری ہے۔ اس میں نور محمدی جلوہ گر ہوا۔

کیتے نور محمدی کیتے نبی رسول
نانک قدرت دیکھکر خودی گئی سب بھول

ہم سب ناظرین نور ملکر دعا کریں۔ کہ ہندوستان کے چاروں بزرگوں کی خانقاہوں۔ یعنی ملتان۔ سرسہ۔ پاک پٹن اجمیر کی خانقاہوں میں قرآن مجید کا درس شروع ہو جاوے سجادہ نشینان صاحبان اگر تھوڑی سے توجہ فرماویں۔ تو آسانی سے درس کا انتظام فرما سکتے ہیں۔ اور اس کار خیر کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اڈیٹر صاحب نور ہر وقت تیار ہیں۔ بزرگان سلسلہ احمدیہ ہر وقت تیار رہینگے۔ کہ اس بات کی مدد کی جاوے۔ اور کہ آسان طریقے سوچے جاویں کہ ان چاروں روضوں کی مسجدوں میں ہر روز درس قرآن پاک ہو سکے۔ اور ملتان اور سرسہ۔ اجمیر۔ پاک پٹن کے گرد و نواح کے سکھ لوگ آکر وہاں قرآن سیکھیں۔ ان کی رہائش کا انتظام سجادہ نشین صاحبان سوچیں۔ کہ کہاں ان کو ٹھہرایا جاوے۔ اور کس طرح ان کو قرآن پڑھنا سکھلایا جاوے۔ میرا یہ مشورہ سکھ صاحبان برا نہیں منائینگے۔ کیونکہ حضرت گرو نانک صاحب خود قرآن مجید پڑھا کرتے تھے۔ اور تدبر فرمایا کرتے تھے۔ حضرت مکرم و محسن دیوان مظہر حسین صاحب سجادہ نشین روضہ مبارک ملتان بہت نیک صفت بزرگ واقع ہوئے ہیں۔ میں ان کے پاس ایک دن رہا۔ وہ ہر وقت عبادت الٰہی میں مشغول رہتے ہیں۔ اور دعا گو رہتے ہیں۔ کہ قرآن مجید کی تعلیم ترقی پاوے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ انہیں درس قرآن مجید کے جاری کرنے میں کوئی دریغ نہ ہوگا۔ شاہ صاحب اس معاملہ میں اڈیٹر نور سے مشورہ لیں۔ کہ سکھوں میں قرآن شریف کی تعلیم کا کس طرح ذوق پیدا کیا جاوے۔ کیونکہ قرآن مجید کی تعلیم ہے۔ کہ دنیا میں امن پھیلاؤ۔

غرضیکہ "نور محمدی نمبر" کو کامیاب بنانے کے لئے جملہ ناظرین نور اڈیٹر صاحب کو اطلاع دیں۔ کہ ہر خریدار نور اس خاص نمبر کی کتنی کاپیاں خریدے گا۔ میں ۱۰۰/- خریدنے کو تیار ہوں۔ تعداد دریافت کر لینے کے بعد اسی قدر (کئی ہزار جلد میں طبع کی جاویں) اب یہ قوم کا فرض ہے۔ کہ آیا وہ نور محمدی نمبر کی اشاعت یعنی خاص نمبر کے لئے تن۔ من۔ دھن سے مدد کرنے کے لئے تیار ہے فقط

(غلام محی الدین سب پوسٹماسٹر متوطن ڈیرہ بابا نانک)

اکسیر البدن کا معجزہ

جناب مولوی غلام محمد صاحب احمدی مدرس سکول مچھرالہ ضلع شیخوپورہ سے لکھتے ہیں۔ "میں نے ۱۲ جون کو آپ کی دوا اکسیر البدن کا استعمال شروع کیا۔ ابھی آٹھ دن کی دوا باقی ہے۔ ان ۲۲ روز کے استعمال سے طاقت میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ پہلے پاؤ بھر دودھ ہضم نہ ہوتا تھا اور اب ہر روز ڈیڑھ سیر پختہ سے بھی زیادہ بھینس کا دودھ ہضم کر رہا ہوں۔" دنیا کی سب باتیں عمدہ صحت کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اگر آپ کی صحت اچھی ہے۔ تو آپ خدا کی عبادت بھی بجا لاسکیں گے۔ خوب محنت سے روپیہ کما کر بال بچوں کو بھی کھلا سکیں گے۔ اگر صحت اچھی نہیں۔ تو زندگی آپکے لئے وبال ہے۔ لہذا اگر آپ عمدہ صحت کے خواہشمند ہیں۔ تو آپ کو آج سے ہی اکسیر البدن کا استعمال شروع کر دینا چاہیئے جو آپ کے اعضاء رئیسہ اور شریفہ پر حیرت انگیز اثر ڈالیگی۔ دنوں میں ہی بدن میں غیر معمولی طاقت بھر دیگی۔ اگر آپ کمزور ہیں۔ تو آپ کو زور آور بنائیگی۔ اگر زور آور ہیں تو شہ زور۔ اگر جوان ہیں تو آپ کی جوانی کی حفاظت کریگی۔ اگر بوڑھے ہیں تو بڑھاپے کے عوارض سے بچائیگی۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک صرف پانچ روپے۔ محصول ڈاک علاوہ۔ پتہ

مینیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور

ضروری اطلاع

KHULAFAT LIBRARY

ان دوستوں کا سال جن کے اسماء معہ نمبر خریداری درج ذیل ہیں۔ اخیر اگست تک ختم ہوتا ہے۔ ان کے نام یکم ستمبر کو وی پی ہوں گے۔ اگر کسی صاحب کو کسی وجہ سے آئندہ سال کے لئے نور کا ساتھ دینا منظور نہ ہو یا کسی اور وجہ سے اس وقت وی پی وصول کرنے کے لئے تیار نہ ہوں۔ تو ایسے دوست ۳۰ اگست ۲۸ء سے پہلے پہلے دفتر نور میں اپنے ارادہ سے ضرور اطلاع دیدیں۔ جو دوست نور سے جدائی اختیار کرتے ہیں۔ اگرچہ ان پر ایک گونہ افسوس تو ضرور ہوتا ہے۔ کہ وہ نور جیسے مجاہد اور غازی پرچہ جو تمام ہندوستان میں سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کا واحد ذریعہ ہے کے لئے تین روپے سال کی تجھہ رقم بھی قربان نہیں کر سکتے۔ مگر ان لوگوں کی بے اعتنائی کا کیا کہنا۔ کہ جو باوجود پیشتر اطلاع ملنے کے بھی خاموش رہتے ہیں۔ اور وقت پر وی پی واپس کر دیتے ہیں۔ اور اس سے دفتر نور کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا یہ اخلاقی گناہ ناقابل عفو ہے۔ اگر وہ ایک مجاہد پرچہ کی اعانت نہیں کر سکتے۔ تو نقصان پہنچا کر حوصلہ شکنی تو نہ کریں۔ لہذا مکرر تاکید ہے۔ کہ اگر کسی صاحب کا وی پی وصول کرنے کا منشا نہ ہو۔ تو بواپسی ۲۷ اگست بذریعہ پوسٹ کارڈ مطلع فرما دیں:

عـ ۲۹	منشی غلام رسول صاحب	۲ر
عـ ۳۰	چودھری فضل الدین صاحب	۲ر
عـ ۳۱	مولوی غلام رسول صاحب	۲ر
عـ ۱۴۵	بابو خواص خانصاحب	۲ر
عـ ۲۱۱	میرزا محمد صادق صاحب	۲ر
عـ ۲۱۳	منشی محمد حسین صاحب	۲ر
عـ ۲۱۵	شیخ رشید احمد صاحب	۲ر
عـ ۲۱۸	چودھری حیات محمد صاحب	۲ر
عـ ۲۲۳	شیخ محمد غوث صاحب	۲ر
عـ ۳۶۸	منشی احمد حسین و فضل حسین خانصاحب	۲ر
عـ ۳۶۹	ایم دوست محمد صاحب	۲ر
عـ ۳۷۱	صوفی فضل الٰہی صاحب	۲ر
عـ ۳۷۴	سردار البشر سنگھ صاحب	۲ر

KHILAFAT LIBRARY

۳۷۸ عہ شیخ محمد حسین صاحب ۲ر
۳۸۴ عہ ۲ر
۳۸۵ عہ مولوی محمد حسین صاحب بی۔اے ۲ر
۳۸۶ عہ مستری غلام علی صاحب ۲ر
۳۹۰ عہ سیٹھ جی ابراہیم صاحب ۲ر
۳۹۱ عہ سیٹھ الہ دین بہا ابراہیم بہا ۲ر
۳۹۲ عہ سید ظہور اللہ احمد صاحب ۲ر
۳۹۶ عہ ملک حبیب اللہ صاحب ۲ر
۳۹۹ عہ چوہدری عطا محمد صاحب ۲ر
۴۰۱ عہ خاں عبد الواحد خانصاحب ۲ر
۳۴۷ عہ راجہ عبد اللہ خاں صاحب ۲ر
۴۰۳ عہ حکیم محبوب الرحمٰن صاحب ۲ر
۴۰۷ عہ چودھری سردار خاں صاحب ۲ر
۴۰۸ عہ سکرٹری صاحب انجمن احمدیہ انبالہ ۲ر
۴۱۰ عہ چودھری علی بخش صاحب ۲ر
۴۱۷ عہ حافظ نور الحسن صاحب ۲ر
۴۱۸ عہ شیخ غلام محمد صاحب بی۔اے ۲ر
۴۲۳ عہ مولوی عبد العزیز صاحب ۲ر
۲۴۲ عہ جناب فدا حسین خانصاحب ۲ر
۹۸ عہ سید عزیز اللہ شاہ صاحب ۲ر
۵۲۹ عہ خانزادہ محمد زمان خانصاحب ۲ر
۵۳۰ عہ قاضی محمد یوسف صاحب ۲ر
۵۳۱ عہ پیر محمد زمان شاہ صاحب ۲ر
۵۳۲ عہ مولوی غلام ربانی صاحب ۲ر
۵۳۳ عہ منشی محمد صدیق صاحب ۲ر
۵۱۳۸ عہ منشی محمد نصیب صاحب ۲ر
۵۳۵ عہ میاں محمد رمضان صاحب ۲ر
۵۳۶ عہ جناب بسم اللہ خانصاحب ۲ر
۵۳۷ عہ بابو غلام محی الدین صاحب ۲ر
۵۳۸ عہ جناب غلام رسول صاحب ۲ر
۵۳۹ عہ جناب محمد رمضان صاحب ۲ر

لنڈن ۴ راگست۔ رائٹ آنریبل سید امیر علی جو پریوی کونسل کی جوڈیشل کمیٹی کے ایک رکن تھے۔ ۷۹ سال کی عمر میں دفعۃً انتقال کر گئے۔ تجہیز و تکفین کے مراسم ۷ راگست کو ادا کئے گئے ؛

باردولی ستیہ آگرہ کی ڈائری

باردولی ستیہ آگرہ کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل نقشہ دلچسپی سے پڑھا جائے گا۔

۱۹۲۶ء سٹلمنٹ افسر نے ۲۹ فیصدی اضافہ لگان کی سفارش اپنی رپورٹ میں کی مگر اس رپورٹ کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا ؛

مارچ ۱۹۲۷ء بمبئی کونسل نے ایک ریزولیوشن پاس کیا۔ جس میں گورنمنٹ سے سفارش کی گئی۔ کہ وہ اپنے افسروں کو حکم دیدے۔ کہ ابھی اضافہ شدہ مالیہ وصول نہ کریں۔ جدوجہد زیادہ تیز ہو گئی ؛

۴ رفروری ۱۹۲۸ء۔ سردار پٹیل نے اعلان کیا۔ کہ وہ اضافہ کے خلاف ایجی ٹیشن کریںگے ؛

۱۳ فروری ۱۹۲۸ء۔ ۷ ہزار کسانوں نے متفقہ فیصلہ کیا۔ کہ مزید لگان ادا نہیں کرینگے ؛

۳۰ رفروری ۱۹۲۸ء۔ گورنمنٹ نے زبردستی زمینوں کو بیچنا شروع کر دیا ؛

۳ رمئی ۱۹۲۸ء۔ باردولی اور ولوڈ میں ستیہ آگرہیوں کے جلوس کی بندش کی گئی ؛

۲۷ رمئی ۱۹۲۸ء۔ باردولی میں عام ہڑتال کی گئی۔ اس دن سے ستیہ آگرہ کا اعلان کر دیا گیا۔ ایجی ٹیشن بڑھتی گئی ؛

۴ رجون ۱۹۲۸ء۔ بمبئی کونسل میں شورش۔ قوم پرستوں نے استعفے دیدیئے اور پھر منتخب ہو گئے ؛

۱۳ رجون ۱۹۲۸ء۔ وزیر ہند نے اعلان کیا کہ ہم مداخلت نہیں کرینگے

۸ رجولائی۔ بمبئی کونسل کی کولیشن پارٹی نے گورنمنٹ سے درخواست کی کہ تحقیقات کی جائے۔ گورنمنٹ نے منظور نہ کیا ؛

۱۶ رجولائی۔ بمبئی کے نمائندوں نے جو اسمبلی کے ممبر ہیں۔ وائسرائے کو تار دیئے۔ کہ وہ معاملہ کو نپٹا دیں۔ گورنر بمبئی وائسرائے سے ملنے شملہ روانہ ہو گئے ؛

۱۷ رجولائی۔ سر مائیکل اڈوائر نے "لنڈن ٹائمز" میں مضمون شائع کرایا۔ کہ باردولی میں بغاوت ہو رہی ہے۔ گاندھی پھر اٹھ رہا ہے۔ تشدد کرو۔ تشدد کرو ؛

۱۸ رجولائی۔ گورنمنٹ نے مسٹر پٹیل اور دیگر لیڈروں کو سورت میں مدعو کیا۔ وہاں گورنر نے ان سے کانفرنس کی۔

۱۹ رجولائی۔ کانفرنس ناکام رہی۔ کوئی سمجھوتہ نہ ہو سکا ؛

۲۰ رجولائی۔ مسٹر پٹیل نے گورنمنٹ کو کورا جواب دیا۔ لکھا۔ ہم سرکاری تجاویز منظور نہیں کر سکتے ؛

۲۲ رجولائی۔ مہاتما گاندھی کا اعلان کہ مسٹر پٹیل گرفتار کئے گئے۔ تو میں باردولی ستیہ آگرہ کی رہنمائی کروں گا ؛

۲۳ رجولائی۔ بمبئی کونسل میں گورنر کا اعلان "گورنمنٹ باردولی ستیہ آگرہ کو پوری طاقت سے دبائیگی یا ملک معظم کی حکومت ہو گی یا چند اشخاص کی ؛

۲۳ رجولائی۔ کونسل کے اجلاس کے وقت ہجوم کی طرف سے گورنر پر کے نعرے۔

۲۳ رجولائی۔ بنارس میں پنڈت مدن موہن مالوی کا اعلان۔ کہ مسٹر پٹیل کے بلانے پر میں بھی فوراً باردولی روانہ ہو جاؤں گا ؛

۲۴ رجولائی۔ چار لیڈروں کی گرفتاری ؛

۲۵ رجولائی۔ سردار "پٹیل" کی گرفتاری کی افواہ ؛

۲۶ رجولائی۔ گورنمنٹ نے جو الٹی میٹم دیا۔ بمبئی کونسل کے ممبروں نے اس کی مذمت کی ؛

۲۷ رجولائی۔ سردار پٹیل نے گورنمنٹ کے الٹی میٹم کا زبردست جواب دیا ؛

۲۷ رجولائی۔ مہاتما گاندھی نے زبان کھولی۔ اور گورنمنٹ کو چیلنج دیا۔ کہ وہ کسانوں کے مطالبات منظور کرے ؛

۲۸ رجولائی۔ مہاتما گاندھی نے اپنے اخبار میں لکھا۔ لوگوں کو گورنر کی دھمکی کی تقلید نہیں کرنی چاہیئے۔ ستیہ آگرہی محبت اور صداقت ہی سے گورنمنٹ پر فتح حاصل کر سکتے ہیں"؛

۲۹ رجولائی۔ مسٹر کے۔ ایم منشی نے ایک انٹرویو میں کہا "باردولی گولیوں اور قتل عام سے نہیں ڈرتا"

۳۰ رجولائی۔ وزیر بمبئی آنریبل ڈیسائی نے اعلان کیا "گورنمنٹ کا رویہ معقول ہے۔ مسٹر پٹیل کو جھک جانا چاہیئے ؛

یکم اگست۔ باردولی کے لوگوں نے اعلان کیا۔ کہ ہم ہر قربانی کے لئے تیار بیٹھے ہیں ؛

۲ راگست۔ مہاتما گاندھی احمد آباد سے باردولی روانہ ہو گئے "میں سردار پٹیل کے حکم کے مطابق ایک سپاہی کی حیثیت میں آیا ہوں۔ بعض اوقات باپ کو اپنے بیٹے کی تقلید کرنی پڑتی ہے"؛

۳ راگست۔ سر چونی لال مہتہ نے سردار پٹیل کو پھر پونہ میں مدعو کیا۔ اور آپ روانہ ہو گئے "میں گرفتاری کیلئے تیاری کر کے جا رہا ہوں"؛

۴ راگست۔ صلح کی گفت و شنید جاری رہی ؛

۵ راگست۔ سردار پٹیل نے ایک اعلان میں بیان کیا "ایشو یہی جاننا ہے۔ سوموار کو کیا ہو گا۔ جب کہ گورنر کا الٹی میٹم ختم ہوتا ہے۔ سمجھوتہ ہو جائیگا۔ لیکن نتائج نہیں ہوا" ۶ راگست۔ سمجھوتہ ہو گیا ؛

KHILAFAT LIBRARY

ہندوؤں میں طلاق

(ڈاکٹر گوڑ کے بل کی حمایت بمبئی کی عورتوں کی طرف سے)

سرونٹس آف انڈیا ہال بمبئی میں مستورات بمبئی کا ایک جلسہ ہوا۔ جس میں اس سوال پر بحث کی گئی۔ جلسہ بھگنی سماج کے زیر اہتمام ہوا۔ اور اس کی تمام کارروائی گجراتی زبان میں ہوئی؞

اس بحث کی ضرورت اس لئے لاحق ہوئی۔ کہ گورنمنٹ نے بھگنی سماج کو سر ہری سنگھ گوڑ کے مسودہ قانون پر رائے زنی کرنے کی دعوت دی ہے۔ جس کی رو سے سر ہری سنگھ ہر اس عورت کو جس کا خاوند نامرد ہو یا کسی ناقابل علاج مرض میں مبتلا ہو یا پاگل ہو جائے۔ طلاق حاصل کرنے کا حق دیتے ہیں۔ مسٹر ہرونج نانک جہتہ بی۔اے اس جلسہ کی صدر منتخب ہوئیں؞

بحث مسز ہنسا مہتہ بی۔اے نے شروع کی۔ آپ نے کہا۔ کہ یہ بل جو اصلاح کرنی چاہتا ہے۔ اس میں کسی کو اختلاف نہیں ہو سکتا۔ بہت سے لوگ خیال کر رہے ہیں۔ کہ ترویج طلاق سے بد اخلاقی پھیلے گی۔ اور بہت سے گھر تباہ ہو جائیں گے۔ مگر ان کے یہ شکوک و شبہات بے بنیاد ہیں۔ کیونکہ بہت کم عورتیں قانون کی ان رعایات کا فائدہ اٹھائیں گی۔ اور وہ بھی نہایت ہی ناقابل برداشت حالات میں ایسا کریں گی؞

مثال کے طور پر سالہا سال سے قانون ودھوا وواہ پاس ہو چکا ہے۔ لیکن بہت کم ودھواؤں نے اس کا فائدہ اٹھایا ہے؞

مسز لیلاوتی منشی نے تجویز کی۔ کہ قانون کی شرائط کے علاوہ دیگر حالات میں بھی اجازت طلاق ملنی چاہیئے۔ مثال کے طور پر جب ایک خاوند سادھو ہو جائے یا گم ہو جائے اور دیر تک اس کا پتہ ہی نہ لگے۔ جیسا کہ انگریزی قانون میں ہے ایک اور عورت نے تجویز کیا۔ کہ جس عورت کا خاوند دوسری شادی کرے۔ اسے بھی طلاق کا حق ملنا چاہیئے۔

مسٹر گینشو پرشاد ڈیسائی نے کہا۔ کہ میں بل کے اصول کی صدق دلانہ تائید کرتا ہوں۔ لیکن مجھے اعتراض یہ ہے۔ کہ یہ بل محض اجازت دیتا ہے۔ اگرچہ اس سے چند عورتوں کو جو اذیت کی زندگی بسر کر رہی ہونگی فائدہ ہوگا۔ مگر حامیان اصلاح اور قدامت پسندوں میں جھگڑا شروع ہو جائے گا۔ ایک قانون جو رائے عامہ کی نسبت زیادہ ترقی یافتہ ہو۔ اس پر عمل نہیں ہوتا۔ جیسا کہ ریاست بڑودہ میں کم سنی کی شادی بند کرنے کے قانون سے ہوا ہے۔ اس سے پہلے کم سنی کی شادی کو روکنے۔ تعلیم کے پرچار اور ذات پات توڑنے کا کام کرنا چاہیئے۔ بعد میں خود یہ تحریک زور پکڑ جائیگی؞

مسٹر کرشن داس نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ عورتوں کا طلاق کی بحث میں حصہ لینا پبلک رائے کو کافی تعلیم دینا ہے

شریمتی لکشمی بہن ادسانی نے جائنٹ ایڈیٹر گجراتی سماج جیون نے کہا۔ گورنمنٹ کا فرض ہے۔ کہ وہ ان مستورات کی زندگی کو آسان بنائیں۔ جن کے خاوند اس دنیا کو ناقابل برداشت بنا دیتے ہیں۔ عام لوگ تو ہر نئی چیز کی مخالفت کرینگے۔ مگر کچھ عرصہ کے بعد وہ ان تبدیلیوں اور اصلاحات سے مانوس ہو جائیں گے؞

مسز سروجنی نے اس بحث کو ختم کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس میں تو شک نہیں۔ کہ طلاق ہندو بیواہ کے اعلیٰ اخلاق کے منافی ہے۔ مگر آج کل وہ اخلاق ہے کہاں۔ پچھلے دنوں بمبئی میں ایک اسی سالہ بوڑھے نے ایک سولہ سالہ لڑکی سے ۲۵۰۰۰ ہزار روپیہ کے بدلے شادی کی۔ کیا یہی اخلاق ہے۔ کہ ہندو سوسائٹی نے اس قابل نفرت شادی کو روکنے کے لئے ذرہ بھر بھی کوشش نہیں کی۔ اگر اعلیٰ اخلاق کا مطلب یہ ہے۔ کہ لڑکیوں کو سب سے بڑھکر بولی دینے والے کے ہاتھ نیلام کر دیا جائے۔ تو ہم کو ایسے اخلاق سے کچھ مطلب نہیں۔ چاہیئے کہ ایسے اخلاق کو مغربی سوشیل معاہدوں پر قربان کر دیا جائے؞

یہ کہا جاتا ہے۔ کہ طلاق جاری ہونے سے بد اخلاقیوں میں ترقی ہو جائے گی۔ یہ غلط۔ بلکہ ہمارے خیال میں طلاق بد اخلاقیوں اور بدمعاشیوں کو کم کرنے کا ذریعہ ثابت ہوگا۔ عام طور پر عورتوں میں اپنی عصمت کو بچائے رکھنے کا جذبہ موجود ہوتا ہے۔ مگر فرض کیجیئے۔ کہ کسی ایسی عورت کو ہمیشہ کے لئے ایسے خاوند کے پلے باندھ دیا جائے جو اس سے بات کرنا پسند نہیں کرتا۔ اب اگر اس کو طلاق کی اجازت ہو۔ تو وہ دوسری شادی کر کے باعصمت زندگی بسر کر سکتی ہے۔ مگر برخلاف اس کے اگر اسے مجبور کر کے اسی شوہر کے پاس رکھا جائے۔ تو کیا اس کی اخلاقی حالت خراب نہ ہو جائیگی۔ کیا اس کے جذبات اور دنیا کی دلفریبیاں اسے بدمعاشی کی طرف نہیں ابھاریں گی۔ جو اپنے شوہروں کیساتھ باعصمت زندگی گذارنا چاہیں۔ وہ تو گذاریں گی۔ خواہ طلاق کا قانون بنے یا نہ بنے۔ مگر ایسی عورتیں جن کا دل خاوند سے نہ ملا ہو۔ خواہ انہیں قلعوں میں بند کر کے رکھا جائے پاکدامن نہیں رہ سکتیں؞

طلاق کی زیادتی کا ڈر فضول ہے

یہ غلط ہے۔ کہ سر گوڑ کے بل پاس ہونے پر طلاقوں میں خوفناک زیادتی ہو جائے گی۔ انگلستان میں بھی بیسیوں عورتیں باوجود تکلیفیں اٹھانے کے اپنی عزت یا بچوں یا اور خیالوں سے طلاق نہیں لیتیں۔ اس طرح ہندوستان میں بیوہ کی شادی کا قانون ۱۸۷۲ء میں بنا تھا۔ مگر اس سے اب تک معدودے چند عورتوں نے فائدہ اٹھایا۔ اگر طلاق کا قانون بھی پاس ہو گیا۔ تو اس سے بہت کم عورتیں فائدہ اٹھائیں گی۔ مگر ہمارے خیال میں اگر چند بدقسمتوں کی قسمت اس سے درست ہو جائے تو ہمارا مقصد پورا ہو جائے گا۔

اس بل کی مخالفت غلامانہ ذہنیت رکھنے والے لوگ کر رہے ہیں۔ بڑے بڑے شہروں کے قدامت پسند لوگ اس کو پسند نہیں کرتے۔ ہم کو کسی کی مخالفت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اس کی بزور حمایت کرنی چاہیئے؞

مسلمانوں کے کارنامے

وہ مسلمان ہی تھے۔ جنہوں نے یونانی علم و ادب کے خزانوں کو عہد وسطیٰ سے دور جدید میں منتقل کر دیا۔ اور رفیع الشان فن تعمیر کی بنیاد ڈالی۔ جس کی مشہور ترین مثالیں "تاج محل" اور "الحمرا" ہیں۔ وہ مسلمان ہی تھے۔ جنہوں نے جبر و مقابلہ علم کیمیا (کیمسٹری) علم ہیئت اور علم طب کو عروج پذیر کیا۔ جنہوں نے عربوں کی سلطنت میں یونیورسٹیاں اور بغداد و قاہرہ میں ایسے عظیم الشان کتب خانے قائم کئے۔ جو اپنی آپ نظیر ہیں۔ جس زمانے میں لنڈن میں جا بجا معمولی جھونپڑیاں نظر آتی تھیں اور اس کے بازار اور گلی کوچے ایسے غلیظ اور متعفن تھے۔ کہ کسی شخص کو صاف و پاکیزہ ہوا میسر نہ تھی

KHILAFAT LIBRARY

اکسیر البدن رجسٹرڈ آپ کو کیا فائدہ دیگی

(۱) موسمی عوارض - بخار - نزلہ - زکام و کھانسی وغیرہ سے آپ کی حفاظت کریگی (۲) پٹھوں کو مضبوط بنائیگی (۳) دل و دماغ کو تقویت دیگی - (۴) گندے خون کو صاف اور عمدہ خون کو پیدا کریگی - (۵) جسم کو چست بنائیگی (۶) دل میں نئی امنگ (۷) اعضاء میں نئی ترنگ (۸) اور دماغ میں نئی جولانی پیدا کریگی - (۹) معدہ کو تقویت دیگی (۱۰) اگر آپ جوان ہیں - تو آپ کی جوانی کی حفاظت کریگی - (۱۱) اگر آپ بوڑھے ہیں - تو بڑھاپے کے عوارض سے آپ کو بچائیگی (۱۲) اگر آپ کمزور ہیں - تو آپ کو زور آور بنائیگی (۱۳) اگر آپ زور آور ہیں - تو آپ کو شہ زور کرے گی - غرضیکہ اکسیر البدن کے استعمال کے بعد آپ خوب محنت کر کے روپیہ کما سکیں گے - جس سے آپ اور آپ کے بال بچے خوشی سے زندگی بسر کریں گے - اور عمدہ صحت پا کر آپ خدا کی عبادت بھی خوب بجا لائیں گے - اور آپ خدا کی خوشنودی حاصل کر کے دین و دنیا میں کامیاب ہونگے - لہذا اگر آپ کو اپنی صحت کا کچھ بھی خیال ہے - جس کے بغیر بلاشبہ انسان زندہ درگور ہے - تو پھر آپ کو آج سے ہی اکسیر البدن کا استعمال شروع کر دینا چاہیئے - ایک ماہ کی خوراک کی قیمت صرف پانچ روپے (صہ) محصولڈاک علاوہ ۔

پلیڈر ہائی کورٹ کی شہادت

جناب محمد یعقوب خان صاحب بی - اے پلیڈر ہائی کورٹ پنجاب گورداسپور سے لکھتے ہیں - کہ "میں نے آپ کی ساختہ دوائی اکسیر البدن قریباً ایک ماہ استعمال کی - اور میں نہایت خوشی سے اس بات کا اظہار کرتا ہوں - کہ میں نے اس دوا کو جسمانی اور دماغی کمزوریوں کیلئے بہت مفید پایا - وہ لوگ جنہیں دماغی کام کرنا پڑتا ہو انہیں یہ دوا ضرور استعمال کرنی چاہیئے"

ایک سٹیشن ماسٹر کی شہادت

جناب شیخ فضل کریم صاحب احمدی سٹیشن ماسٹر لارنس پور ضلع کیمبل پور سے لکھتے ہیں - کہ "میں نے گذشتہ رمضان میں آپکی تیار کردہ اکسیر البدن ایک ماہ کی خوراک آپ سے منگوائی تھی - میں اسکے استعمال سے اس نتیجہ پر پہنچا ہوں - کہ واقعی یہ دوا آپ کے اشتہار کے مطابق اپنے اندر فوائد رکھتی ہے بدن میں چستی چالاکی پیدا کرتی ہے - دماغ کو قوت دیتی ہے - تھکان دور کرتی ہے قبض کشا ہے - زکام نزلہ وغیرہ کی شکایت رفع کرتی ہے - احباب سے درخواست ہے - کہ وہ اس مفید چیز سے ضرور فائدہ اٹھائیں"

ایک حکیم کی شہادت

جناب حکیم پیر سراج الحق صاحب نعمانی سرساوی لکھتے ہیں - کہ یہ دوا مجھے نہایت مفید ثابت ہوئی - اعصابی کمزوری - درد کمر جاتا رہا - نزلہ کی شکایت اور سستی کافور ہو گئی - بھوک کھل گئی - میں علی وجہ البصیرت خیال سے کہہ سکتا ہوں - کہ بے شک یہ دوا ہر مرد و عورت پیر و جوان کے لئے مفید ہے"

اکسیر البدن نے میری کایا پلٹ دی

جناب مراد بخش صاحب نعلائی کورکوہاٹ چھاؤنی سے لکھتے ہیں - کہ "جب سے اکسیر البدن کا استعمال شروع کیا ہے - پٹھوں میں درد کی جو شکایت تھی رفع ہو گئی ہے - سستی میں کمی ہے - دماغ میں اٹھتے وقت جو چکر آتا تھا جاتا رہا - دماغی کمزوری دن بدن دور ہو رہی ہے - پہلے درد کمر بہت رہتا تھا - اب دور ہو رہی بالکل آرام ہے - پیٹ میں جو گڑگڑاہٹ تھی - وہ جاتی رہی - اب تو بھوک خوب لگتی ہے" اس سے بڑھکر اور کیا جادو اثر ہو سکتا ہے - اسی کو تو اکسیر کہتے ہیں - اگر آپ کو اپنی پیاری صحت کی کچھ بھی قدر ہے - تو فی الفور اس کا استعمال شروع کر دیں جس سے آپ نئی زندگی حاصل کریں گے ۔

جریان

اس نامراد موذی مرض سے بڑھکر اور کوئی خطرناک روگ نہیں - یہ اندر ہی اندر گھن کی طرح انسانی صحت کا ستیاناس کر دیتا ہے - سر میں درد - چہرہ زرد طبیعت سرد - ہاتھ پاؤں پھولے ہوئے - دل اکتایا ہوا - بھوک مری ہوئی - غرضیکہ یہ نامراد بیماری انسان کو زندہ درگور بنا دیتی ہے - ہم نے سالہا سال کے تجربے سے ایک مجرب نسخہ ایجاد کیا ہے - اگر اس کی غلہ قیمت بھی رکھی جاتی - تو بھی تھوڑی تھی - مگر محض اس دوا کی شہرت اور لوگوں کو یقین دلانے کی خاطر ابتداء میں اسکی قیمت برائے نام صرف ایک روپیہ چار آنے مقرر کی جاتی ہے - بعد میں پانچ روپے کر دی جائیگی - خواہشمند جلد درخواستیں بھیجیں - بعد درخواست آنے پر تعمیل ہوگی - جن لوگوں کی درخواستیں پہلے آئینگی - انہیں ترجیح رہیگی ۔

ملنے کا پتہ :- مینجر رائیڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور - (پنجاب)

اخبار نور قادیان دارالامان مورخہ ۱۲/۱۳ اگست ۱۹۲۸ء نمبر ۱۸/۱۹ جلد ۱۲

اپنی پیاری آنکھوں کی حفاظت کرو

KHILAFAT LIBRARY

یہ امر واقعہ ہے۔ کہ دنیا میں آنکھیں بڑی نعمت ہیں۔ بغیر آنکھوں کے دنیا اندھیر ہے۔ آنکھیں ہیں تو سب کچھ۔ مگر لوگ آنکھوں جیسی نعمت کی طرف کم توجہ کرتے ہیں۔ روع میں بے پروا رہتے ہیں۔ جب آہستہ آہستہ کم نظری۔ ککرے۔ جالا۔ پھولا۔ دھند۔ موتیا وغیرہ کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ تو اسوقت فکر پڑتی ہے۔ اور حکیموں وغیرہ کی طرف دوڑتے ہیں حالانکہ عقلمند وہی ہے۔ جو قبل از وقت ہی خطرہ کے دور کرنے کا اپاؤ کرے۔ جو لوگ آنکھوں کی حفاظت سے غفلت کرتے ہیں۔ اور آنکھوں جیسی بے بہا نعمت کیلئے سال بھر میں تین چار روپیہ بھی صرف کرنے سے کنجوسی سے کام لیتے ہیں۔ گویا وہ اپنے ہاتھوں اپنی پیاری اور عزیز چیز کو ضائع کر کے خود اپنے لئے دنیا اندھیر بنا لیتے ہیں۔ آنکھوں کیلئے عمدہ سرمہ کے انتخاب کے واسطے بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ جس طرح خراب دوا بیماری کے گھٹانے کی بجائے بڑھانے کا موجب ہوتی ہے۔ ٹھیک اسی طرح خراب سرمہ بجائے مفید ہونیکے مضر بیٹھتا ہے۔

ہم نے اپنے موتی سرمہ کا نسخہ بہت غور و فکر و احتیاط کے بعد انتخاب کیا ہے۔ جو عمدہ کھرل میں خاص اہتمام کے ساتھ تیار کیا جاتا ہے۔ اور اپنی خوبیوں کی وجہ سے تھوڑے ہی عرصہ میں خدا کے فضل سے اس قدر قبولیت حاصل کر چکا ہے۔ کہ اب نہ صرف باقاعدہ سرکار سے رجسٹرڈ ہی ہو چکا ہے۔ بلکہ ڈاکٹر لوگ بوقت ضرورت بذریعہ تار منگواتے ہیں۔ بلاشبہ اس سرمہ پر ڈاکٹر شیفتہ اور حکماء فریفتہ ہیں۔ ضعف بصر۔ ککرے۔ جلن۔ پھولا۔ جالا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ رتوندا۔ ابتدائی موتیا بند۔ غرضیکہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے۔ اس کا روزانہ استعمال آنکھوں کی بصارت کو تیز کرتا ہے۔ اور جملہ امراض سے آنکھوں کو محفوظ رکھتا ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھیں گے وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پائیں گے۔ قیمت فی تولہ صرف عہ۸/ (دو روپے آٹھ آنہ) محصولڈاک علاوہ۔ یہ دیکھنے کے لئے کہ اس سرمہ نے اپنی خوبیوں کے لحاظ سے قلیل عرصہ میں کس قدر شہرت و قبولیت حاصل کر لی ہے۔ اس کے لئے آپ بکثرت شہادتوں میں سے چند شہادتوں کے ملاحظہ سے بخوبی اندازہ لگا سکیں گے۔

ڈاکٹر کی شہادت

جناب ڈاکٹر محمد صادق صاحب جنرل ہسپتال اکیاب (برہما) سے تحریر فرماتے ہیں پہلے بھی آپکا سرمہ بعض مریضوں کو منگوا کر دیا۔ نہایت مفید پایا۔ اب مجھے اپنے لئے خود ضرورت ہے۔ ایک تولہ جلد بذریعہ وی پی بھیجدیں۔

ایک دوسرے ڈاکٹر کی شہادت

جناب ڈاکٹر بشیری صاحب آئی۔ ایم۔ ڈی ممبر اسکشن لاہور چھاؤنی سے لکھتے ہیں۔ کہ اکثر مریضوں کو آپ کا سرمہ استعمال کرایا گیا۔ بلاشبہ یہ سرمہ بہت ہی مفید اور اکسیر چیز ہے۔ دو تولہ اور بذریعہ وی پی بھیجدیں۔

جناب ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب کی شہادت

جناب ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب سابق مبلغ بلاد یورپ و جنرل سیکرٹری صدر انجمن احمدیہ حال ناظر امور عامہ قادیان لکھتے ہیں۔ کہ آپ کا موتی سرمہ میں نے ککروں کے واسطے استعمال کیا۔ اور بہت مفید پایا۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب کی شہادت

حضرت مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے ہیڈ ماسٹر مدرسہ خواتین قادیان اس سرمہ کے متعلق فرماتے ہیں۔ "مدرسۃ الخواتین کی ایک طالبہ کو ککروں کی وجہ سے سخت تکلیف تھی۔ چنانچہ وہ پڑھائی کرنے سے بھی عاجز ہو گئی تھی۔ اس نے آپ کا سرمہ چند روز تک استعمال کیا۔ جس سے اس کو بہت فائدہ ہوا۔ اب وہ باقاعدہ پڑھتی ہے۔ میں یہ اطلاع آپ کو اس لئے دیتا ہوں۔ تاکہ اور لوگ بھی آپ کے سرمہ کی اس خوبی سے آگاہ ہو کر اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔

مینیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ۔ قادیان ضلع گورداسپور۔ پنجاب